یا اللہ جل جلالہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا اللہ ایں کتاب را بوسیلہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام در بارگاہ خود مقبول کن

مسائلِ حج و زیارت

مؤلف

ابوالحسنات محمد الطاف نیروی

خادمِ دربار آستانہ عالیہ نقشبندیہ

نیریاں شریف آزاد کشمیر تراڑ کھل

دل زدین سرمایۂ حرمت است — صحبت از علم کتابی بہتر است

دل ہمہ از عمر ابجہ صحبت است — صحبت مردان حق اکسیر است

فہرست

مؤلف کی عرض

کتاب مسائل حج وزیارت کے مسائل اصطلاحات اور کعبہ معظمہ کی بلندی کی مقدار اور مسجد حرام کی توسیع اور مسجد نبوی کی توسیع دیگر واقعات اور عربی دعاؤں کا استخراج قرآن پاک مشکوٰۃ، ہدایہ، کنزالدقائق قدوری، احیاء العلوم الدین نورالایضاح، بہار شریعت، سوئے حرم الحج والعمرہ مطبع دمشق، بیروت اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفِ لطیف کشف المحجوب سے کیا گیا ہے تمام پڑھنے، سننے اور دیکھنے والوں سے گذارش ہے کہ اس میں جو بھی فروگذاشت محسوس کریں اس ناچیز کو مطلع کریں تاکہ اس کی اصلاح کی جائے اور اس کتاب میں عربی کے دس عدد اشعار بھی نقل کیے ہیں جن کا ترجمہ میرے استاد اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد کے خطیب و امام جناب

مولانا محمد سعید احمد صاحب نقشبندی نے کیا ہے حجاجِ کرام یعنی حج کرنے والوں سے درخواست ہے کہ حج کے دوران اپنی مادری زبان میں دعا کرنے کے ساتھ عربی دعائیں جو کہ کتاب میں نقل کی گئی ہیں اپنے اپنے موقع اور محل کے لحاظ سے ضرور پڑھیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عربی زبان بہت محبوب ہے اور محبوب کی محبوب چیز سے محبت کرنا محبوب کی مہربانی کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔

اللہ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا کرے آمین

ابوالجنات محمد الطاف نبدوی
مؤذن حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور

انتساب

کتاب انوارِ حج وزیارت کا انتساب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حجۃ الکاملین سند الواصلین مظہر العلوم الخفی والجلی ملجانا وماؤنا وملجاء الاولیاء والاصفیاء منبع جود وعطاء للفقراء والاغنیاء قاسمِ نور ہدیٰ عاشق رسُول خدا ہادی طریقِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء مرکز انوار وتجلیاتِ ربانی المشہور مخدوم علی ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہ سامی کاملوں کے رہنما اور ناقصوں کے پیر کامل کی طرف منسوب کرتا ہوں

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں کا صدقہ ہمیں دین اسلام کی نعمتِ عظمیٰ سے نوازا جس پر ہم عمل کر کے دنیا و آخرت کی زندگی میں سُرخ رُو ہو سکتے ہیں یہ دینِ اسلام ایک عظیم نعمت ہے، جو چند ارکان پر مشتمل ہے ان ارکان میں سے ایک رکن حج بیت اللہ شریف ہے جس کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے مگر اس سے پہلے چند اصطلاحات جن کا حج کے دوران یاد کرنا ضروری و لازم ہے ان کی تفصیل و تشریح یہ ہے۔

میقات وہ جگہ ہے جہاں سے حاجی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد و حکم کے مطابق حج کے لیے احرام باندھتا ہے۔

احرام اس لباس کو کہتے ہیں جو حاجی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کے مطابق دو چادروں کو حج اور عمرہ کے دوران پہنتا ہے۔

تلبیہ ان خاص الفاظ کو کہتے ہیں جو حج یا عمرہ کرنے والا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے

مطابق حج اور عمرہ میں بکثرت پڑھنا ہے وہ یہ ہیں۔

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ
لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ
لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَاشَرِیْکَ لَکَ ○

حِل حرم شریف سے باہر اور میقات کے اندر جہاں سے مکہ میں مقیم لوگ عمرہ کے لیے احرام باندھتے ہیں۔ اس جگہ کو حِل کہتے ہیں۔

حرم مکہ مکرمہ میں کعبہ شریف کے چاروں اطراف میں تمام وہ جگہ حرم ہے۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق شکار کرنا منع ہے۔

حطیم کعبہ معظمہ کا شمالی حصہ یعنی میزاب رحمت کی طرف کی وہ جگہ جو ظاہراً کعبہ سے خارج نظر آتی ہے حقیقت میں کعبہ کے اندر داخل ہے۔ اس کو حطیم کہتے ہیں

حجرِ اَسود کعبہ شریف کی دیوار میں ایک پتھر ہے جس کو

بوسہ دیا جاتا ہے۔ وہ انسان کے اندر سے گناہوں کی سیاہی کو چوس لیتا ہے۔ اس کو حجرِ اسود کہتے ہیں۔

مُلتزم | کعبہ معظمہ کی دیوار کا وہ حصہ جو حجرِ اسود اور کعبہ شریف کے دروازے کے درمیان ہے اس کو مُلتزم کہتے ہیں۔

طواف | کعبہ شریف کے اِرد گرد بنیت عبادت سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔

میزاب رحمت | کعبہ شریف کا پرنالہ جس سے بارش کا پانی حطیم کے اندر گرتا ہے اس کو میزاب رحمت کہتے ہیں۔

مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام | کعبہ معظمہ کے دروازے کے سامنے مُطاف کے اندر شیشے میں محفوظ ایک پتھر ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں مبارک کا تقریباً ایک انچ گہرا نشان پڑا ہوا ہے اس پتھر والی جگہ کو مقام ابراہیم

کہتے ہیں۔

زم زم مقام ابراہیم کے ساتھ ہی نیچے ایک کنواں ہے جہاں حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایام طفولیت میں پیاس کی تیزی کی وجہ سے اس جگہ ایڑیاں رگڑیں تھیں تو پانی جاری ہو گیا تھا یہ ابھی تک جاری ہے اور تاقیامت جاری رہے گا اس پانی کو زم زم کہتے ہیں۔

صفا اور مروۃ کعبہ شریف کے دروازہ کے سامنے تقریباً پچاس یا ستر گز کے فاصلے پہ ایک پہاڑی ہے اس کا نام صفا ہے۔ اس کے مقابل میں تقریباً ایک فرلانگ کے فاصلے پہ دوسری پہاڑی ہے اس کا نام مروۃ ہے۔ یہ وہ پہاڑیاں ہیں۔ جن کے درمیان حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پانی کی تلاش میں دوڑی تھیں۔

میلین اخضرین صفا اور مروۃ کے درمیان تھوڑی سی جگہ ہے جہاں حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تیزی کے ساتھ دوڑی تھیں۔

رمل حج کے دوران ایک طواف میں سینہ اور کندھے پھیلا کر چلنا ہوتا ہے۔ کندھے اور سینہ کو پھیلا کر چلنے کو رمل کہتے ہیں۔

ملتزم کا استلزام ملتزم کے ساتھ سینہ اور رخسار لگا کر بازو پھیلا کر اس طرح اس کے ساتھ لگ جانا جس طرح بچہ اپنی ماں کے ساتھ چمٹ جاتا ہے اس کو ملتزم کا استلزام کہتے ہیں۔

اضطباع احرام کی ایک چادر کمر کے ساتھ باندھی ہوئی ہوتی ہے اور دوسری چادر کے ایک حصے کو دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر سینے کے اوپر سے بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں۔

طواف قدوم حج کے لیے سب سے پہلا جو طواف کیا جاتا ہے اس کو طواف قدوم کہتے ہیں۔

طواف زیارت حج کرنے والا قربانی کرنے کے بعد سب سے پہلے جو طواف کرتا ہے اس طواف

کو طواف زیارت کہتے ہیں ۔

منیٰ مکہ مکرمہ سے عرفات جانے سے پہلے ایک رات اور عرفات سے واپسی پر تین یا چار راتیں جہاں گذارتے ہیں اور قربانی بھی کرتے ہیں اس جگہ کو منیٰ کہتے ہیں ۔

طواف وداع منیٰ سے مکمل فارغ ہونے کے بعد سب سے پہلے حجاج کرام جو طواف کرتے ہیں اس کو طواف وَداع کہتے ہیں ۔

جنایت حج کے دوران حالت احرام میں حاجی سے جو غلطی یا قصور واقع ہوجائے اس کو جنایت کہتے ہیں

مزدلفہ وہ جگہ جہاں نویں تاریخ کی شام عرفات سے واپسی پر مغرب وعشاء کی دونوں نمازیں جمع کرکے پڑھی جاتی ہیں اس سارے علاقہ کو مزدلفہ کہتے ہیں۔

مشعر الحرام مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے جہاں حجاج کرام رمی جمرات (یعنی شیطانوں کو مارنے) کے لیے کنکریاں چن کر لاتے ہیں اس پہاڑ کو مشعرالحرام

کہتے ہیں۔

میدان عرفات وہ جگہ ہے جہاں ذوالحجہ شریف کی نویں کو تمام حجاج کرام جمع ہوتے ہیں اور رکن اعظم یعنی وقوف (کھڑا ہونا) ادا کرتے ہیں اسے میدان عرفات کہتے ہیں۔

یوم النحر ذوالحجہ کی دسویں تاریخ جس دن قربانی کی جاتی ہے اس دن کو یوم النحر کہتے ہیں۔

یوم العرفہ ذوالحجہ کی نویں تاریخ یعنی جس دن منیٰ سے عرفات جانا ہوتا ہے اس دن کو یوم العرفہ کہتے ہیں۔

یوم الترویہ ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ جس دن مکہ شریف سے منیٰ میں جانا ہوتا ہے اس دن کو یوم الترویہ کہتے ہیں۔

رمی جمرات (یعنی شیطانوں) کو جو کنکریاں ماری جاتی ہیں ان کنکریوں کے مارنے کو رمی کہتے ہیں۔

جمرات منیٰ میں وہ مخصوص نوعیت کی یعنی شیاطین کو مارنے کی جگہیں جنہیں کنکریاں ماری جاتی ہیں ان خاص نوعیت کی جگہوں کو جمرات کہتے ہیں۔

حج مفرد وہ حج جس میں حج کے احرام کے ساتھ کوئی عمرہ نہ کیا گیا ہو۔ اس کو حج مفرد کہتے ہیں۔

حج قرآن عمرہ اور حج کا ایک ہی احرام باندھنا یعنی جس احرام میں عمرہ کیا ہے اسی احرام سے حج کرنے کو حج قرآن کہتے ہیں۔

حج تمتع عمرہ کرنے کے بعد احرام کو کھول دینا پھر حج کے لیے نیا احرام باندھنا اسے حج تمتع کہتے ہیں۔

عمرہ میقات سے احرام باندھنا اور صرف ایک طواف کرنا اس کے بعد صفا و مروۃ کی سعی کرنا یعنی دوڑنا اسے عمرہ کہتے ہیں۔

جبل رحمت عرفات کے میدان میں ایک پہاڑ ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آواز دی تھی کہ اے لوگو یعنی مسلمانو حج کے لیے آؤ اس پہاڑ کو جبل رحمت کہتے ہیں۔

اشہر الحج اللہ تعالیٰ کے ارشاد و حکم کے مطابق دو ماہ اور دس دن ہیں۔ اور یہ خلاف قیاس بھی ہیں یعنی عقل اور اجتہاد کو اس میں کوئی دخل نہیں ان دو ماہ دس دن کو اشہر الحج کہتے ہیں۔

ایام تشریق ماہ ذوالحجہ یعنی چاند کی نویں تاریخ کی فجر کی نماز سے لے کر تیرھویں تاریخ کی عصر تک جو تکبیرات پڑھنے کے دن ہیں ان کو ایام تشریق کہتے ہیں۔

بُدنہ وہ اونٹ جو حج کے دنوں میں قربانی دیا جاتا ہے اس اونٹ کو بدنہ کہتے ہیں۔

ھَدِی بندہ جب عمرہ یا حج کا احرام باندھ لے پھر کسی مجبوری و تکلیف کی وجہ سے احرام کو کھولنا چاہے تو اس وقت اس کو ایک قربانی کرنا ضروری و لازم ہو۔

جاتی ہے۔ اس قربانی کے جانور کو مکہ مکرمہ منیٰ میں پہنچانا ضروری ہوتا ہے اس کے وہاں پہنچنے سے پہلے احرام نہیں کھول سکتا۔ قربانی کے لیے جو جانور اس نے بھیجا یا وہاں سے اس کے لیے خریدا گیا ہو اس قربانی کے جانور کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ہدی کہا ہے۔

دم حج کے دنوں میں تاوان کے طور پر جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اسے دَم کہتے ہیں

حج اور عمرہ کا ثبوت قرآن مجید سے

آیت نمبر ۱ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ

بے شک صفا اور مروۃ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں جس نے بیت اللہ کا حج یا عمرہ کیا اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان کے (پورا کرنے کے لیے کعبہ شریف کے ارد گرد

خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝ (پ۲ ت ۱۵۸ سورۃ البقرہ)

(طواف کرے) درمیان چکر لگائے اور جو کوئی اچھی شئے کی زیادتی کرے تو اس کو اللہ تعالیٰ بدلہ دینے والا اور علم والا ہے۔

آیت نمبر ۲ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ (پ۲ ت ۱۸۹ س البقرہ)

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے صحابہ کرام چاند کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کے چھوٹا اور بڑا ہونے کی کیا وجہ ہے تو آپ بتادیں کہ یہ لوگوں اور حج کیلئے وقت کا اندازہ ہے۔

آیت نمبر ۳ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ

اور حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو۔ پھر اگر تم روکے گئے کسی بیماری یا خوف کی وجہ سے تو تم پر لازم ہے کہ قربانی کے لیے جانور روانہ کرو جو تم کو

الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ فَمَنْ كَانَ
مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ
اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ
مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ
اَوْ نُسُكٍ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ
فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ
اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ
الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي
الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ
تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ
ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ
حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ
اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ،

آسانی کے ساتھ مل جائے قربانی
اپنے محل ومقام پر پہنچنے تک اپنے
سروں کو نہ منڈاؤ۔ پھر اگر تم میں سے
کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں درد
ہو تو اس نے سر منڈوا لیا تو اس
کے بدلے تین روزے رکھے یا
چھ مسکینوں کو صبح وشام کھانا کھلائے
یا ہر مسکین کو ۱/۲ ۱ سیر گندم دیدے
یعنی سوا دو سیر گندم فی مسکین صدقہ
کرے جب تم کو اطمینان ہو جائے
یعنی ڈر خوف ختم ہو جائے جو کوئی
تم میں سے عمرہ کیا تھا حج بھی کرے
تو وہ قربانی دے جو اسے آسانی کے ساتھ
مل جائے۔ اگر قربانی کی طاقت نہیں
تو دس روزے رکھنے لازم ہیں تین حج

(پ۲ ت ۱۹۶ س البقرہ)

کے دنوں میں باقی حج کرنے کے بعد یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے جو مکہ مکرمہ معظمہ سے باہر رہتے ہوں۔ اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت ہی سخت ہے۔

آیت نمبر ۱

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ (پ۲ ت ۱۹۷ س البقرہ)

حج کے چند معلوم مہینے ہیں (یعنی شوال ذوالقعدہ اور ذی الحجہ کی دس دن حج کے دوران نہ عورتوں کے سامنے کوئی جماع کا ذکر کرے نہ کوئی گناہ اور نہ کوئی کسی سے لڑائی جھگڑا کی بات کرے اور جو بھی تم اچھا کام کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے اور حج کے دوران کا خرچہ گھر سے ساتھ لے کر چلو۔ پس سب سے زیادہ بہترین

واعلیٰ خرچہ پرہیزگاری وتقویٰ ہے۔
اور مجھ سے ڈرو اے عقل والو۔

آیت نمبر ۵

فَاِذَآ اَفَضۡتُمۡ مَّنَاسِكَكُمۡ	پھر جب تم حج کے ارکان مکمل کر لو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر جس طرح کہ
فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَذِكۡرِكُمۡ	اپنے آباؤ اجداد کا کرتے تھے بلکہ
اٰبَآءَكُمۡ اَوۡ اَشَدَّ	اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کرو
ذِكۡرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ	پس لوگوں میں سے جو کہتا ہے
مَنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا	اے ہمارے رب ہمیں دنیا
فِى الدُّنۡيَا وَمَا لَهٗ	میں دے تو ان کے لیے آخرت
فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ خَلَاقٍ۔	میں کوئی حصہ نہیں۔

(پ۲ ع۲ س البقرہ)

آیت نمبر ۶

اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ	بے شک سب سے پہلا گھر جو
	لوگوں کی عبادت کے لیے بنایا
وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىۡ	گیا وہ مکہ مکرمہ میں ہے یعنی خانہ کعبہ
بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ	مسجد حرام سارے جہاں کے

هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ
اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ
اِبْرٰهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ
كَانَ اٰمِنًا ط وَلِلّٰهِ عَلَى
النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ
اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط
(پ۴ ت۹۶،۹۷ سورہ آل عمران)

لیے راہنما اور ہدایت ہے اس
میں روشن و واضح نشانیاں ہیں
مقام ابراہیم ہے جو اس میں داخل
ہوا وہ امن والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
کے لیے لوگوں پر حج ہے جو مکہ
مکرمہ جانے کی طاقت و ہمت رکھتے
ہوں۔

آیت نمبر ۷

وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ
بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ
رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ
يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ
فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝
پ۱۷ ت۲۷ س الحج

(اے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام)
لوگوں کو حج کرنے کی عام آواز دیدیں
وہ آپ کے پاس آئیں گے پیدل اور
ہر کمزور اونٹنی پر جو دور کے لمبے اور
کشادہ راستوں سے آتی ہیں۔

حج اور عمرہ کا ثبوت حدیث پاک سے

حدیث پاک نمبر ۱

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو اس مرد نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر سال حج فرض ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش ہو گئے۔ حتیٰ کہ اس مرد نے تین بار اپنے سوال کو دہرایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہو

مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُوٴَالِھِمْ وَ اخْتِلَافِھِمْ عَلیٰ اَنْبِیَائِھِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ رواہ مسلم

جاتا (حج کرو) جب بھی تمہیں طاقت و قدرت ہو۔ پھر آپ نے فرمایا چھوڑ دو مجھے جب تک میں تمہیں چھوڑ دوں پس جو تم سے پہلے تھے کثرتِ سوال اور انبیاء علیہم الصلوٰت والسلام کے بارے میں اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے تو جس کا میں تمہیں حکم دوں اسے کرو جہاں تک تم میں طاقت ہے۔ اور جب میں تمہیں کسی کام سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو اس حدیث کو مسلم نے بھی بیان کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم بالصواب۔

حدیث نمبر ۲

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُمْرَةً فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

نے کہا کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے ثواب کے برابر ہے۔

حدیث نمبر ۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَاذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُکُنَّ الْحَجَّ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)۔

حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں شرکت کے لیے اجازت طلب کی آپ نے فرمایا تمہارا جہاد حج ہے یعنی تم حج کرو اور یہی تمہارا جہاد ہے۔

حدیث نمبر ۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَی النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَیْهِنَّ جِهَادٌ لَاقِتَالَ فِیْهِ اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔

حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں پر جہاد ہے آپ نے فرمایا ہاں عورتوں پر جہاد ہے مگر اس میں قتال نہیں وہ جہاد، حج اور عمرہ ہیں۔

حدیث نمبر ۵

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اس نے کہا کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے آپ نے جواب دیا زاد راہ اور سواری۔

حدیث نمبر ۶

عَنْ جَابِرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَى الْبَیْدَاءَ اَحْرَمَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حج کا ارادہ کیا لوگوں کو بلایا بس وہ جمع ہو گئے جب مقام بیداء کے پاس پہنچے تو آپ نے احرام باندھ لیا

حج کرنے والوں کے لیے رحمت کی بارشیں

حدیث نمبر۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ اِلَّا الْجَنَّةُ ـ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ کو ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ ادا کرو بے شک یہ دونوں فقر و غربت اور گناہوں کو دور کرتے ہیں۔ جس طرح بھٹی لوہے سونے، چاندی سے ان کے زنگ کو دور کرتی ہے نیکیوں سے بھرپور حج کرنے والے کے لیے جنت ہی جنت ہے۔

یعنی بندہ جب حج کرنے کا ارادہ کرے تو تمام خویش و اقارب اور پڑوسیوں سے گذشتہ کوتاہیوں کی معذرت

کرے یعنی معافی چاہے۔ اور آئندہ کے لیے مکمل توبہ کرے کہ کسی کے ساتھ کوئی برائی نہیں کروں گا۔ جب گھر سے حج کے لیے چلے تو جس نیکی کی طاقت و قدرت رکھتا ہو ضرور بضرور کرے۔ حج کرنے کے بعد پھر نیکیاں کرتا ہوا گھر پہنچے گھر پہنچنے کے بعد مرنے تک کسی کو کسی قسم کی اذیت و تکلیف نہ دے۔ تو اس کے لیے آخرت میں جنت ہی جنت ہے اور یہ حج اس کے لیے حجِ مبرور ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا حَجًّا مَبْرُوْرًا عَامًا بَعْدَ عَامٍ بِوَسِیْلَۃِ ذَرَّاتِ الَّتِیْ یَدُوْرُ فِیْ مَسْجِدِ نَبَوِیٌّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اے اللہ تعالیٰ مسجد نبوی صلی علیہ وسلم میں جو ذرات گردش کرتے ہیں ان کے وسیلہ سے ہمیں ہر سال حج مبرور عنایت فرما۔

حدیث نمبر ۲

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ

اِنَّہٗ قَالَ الْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَ	تعالیٰ کے وفد ہیں۔ اگر وہ اللہ
فَدُ اللّٰہِ اِنْ دَعَوْہُ اَجَابَہُمْ	تعالیٰ سے دعا کریں مدد اور بخشش
وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْہُ غَفَرَ	چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول
لَہُمْ۔	کرتا ہے۔ ان کی مدد اور بخشش فرماتا ہے

یعنی حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ سے جو جائز اور حلال چیز مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ضرور عنایت فرماتا ہے اس لیئے وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے خصوصی مہمان ہوتے ہیں۔ اور مہمانوں کی خاطر تواضع اعلیٰ و عمدہ طریقے سے کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی گناہوں کے بخشنے دعاؤں کے قبول کرنے اور اپنے انوار کی بارش برسانے سے کرتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حَجًّا وَّعُمْرَۃً	اے اللہ تعالیٰ وہ انوار جو حرمین
عَامًا بَعْدَ عَامٍ شَہْرًا	شریفین طیبین طاہرین پر اترتے
بَعْدَ شَہْرٍ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ	ہیں ان کے وسیلہ سے ہمیں ہر
وَّنَہَارٍ بِوَسِیْلَۃِ اَنْوَارٍ	دن اور ہر رات ہر ماہ کے بعد عمرہ اور ہر سال

الَّتِیْ تَتَنَزَّلُ عَلَى الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ الطَّیِّبَیْنِ الطَّاهِرَیْنِ۔

کے بعد حج کی سعادتیں اور برکتیں عطا فرما۔

حدیث نمبر۳

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ یَرْفُثْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے حج کیا اور کوئی خلافِ شرع کام نہ کیا تو اس طرح ہو گیا گویا کہ آج ہی ماں نے اس کو جنا ہے۔

یعنی جس شخص نے حلال مال سے حج کیا اور کسی کو اس حاجی سے کوئی اذیت و تکلیف نہیں پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سابقہ گناہ اس کے نامہ اعمال سے اس طرح مٹا دیے گویا وہ آج ہی ماں کے پیٹ سے اس دنیا فانی کے اندر آیا ہے، یا اللہ ہم سب کو مذکورہ بالا حج

کرنے کی توفیق رفیق عطاء فرما۔ آمین یارب العلمین۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء علوم الدین میں حدیث پاک نقل کی ہے۔

وَرَوَاى اِبْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَالَ یَنْزِلُ عَلٰی ھٰذَا الْبَیْتِ فِی کُلِّ یَوْمٍ مِائَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ رَحْمَۃً۔ سِتُّوْنَ لِلطَّائِفِیْنَ وَاَرْبَعُوْنَ لِلْمُصَلِّیْنَ وَعِشْرُوْنَ لِلنَّاظِرِیْنَ۔	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کعبہ شریف پہ ہر روز ایک سو بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ ساٹھ طواف کرنیوالوں کے لئے اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس کعبہ شریف دیکھنے والوں کے لئے نازل ہوتی ہیں

یعنی وہ بندے جو حج یا عمرہ کی ادائیگی کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد مبارک کے طفیل ان پر اپنی خصوصی رحمتیں نازل فرماتا ہے تاکہ گذشتہ کوتاہیوں سے توبہ کریں آئندہ کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

بتائے ہوئے راستے پہ چلیں اور ان کے دیئے ہوئے پروگرام کے مطابق مکمل عمل پیرا ہوں تاکہ دنیا و آخرت کی زندگی میں اکمل طور پہ کامیابی و کامرانی حاصل ہو سکے۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ دوسری جگہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قَالَ مُجَاهِدٌ وَغَيْرُهٗ مِنَ الْعُلَمَاءِ: اِنَّ الْحُجَّاجَ اِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ تَلَقَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَسَلَّمُوْا عَلٰى رُكْبَانِ الْاِبِلِ وَصَافَحُوْا رُكْبَانَ الْحُمُرِ وَاعْتَنَقُوْا الْمُشَاةَ اِعْتِنَاقًا۔

بے شک جس وقت حجاج کرام مکہ مکرمہ کی طرف آتے ہیں۔ تو فرشتے ان سے ملاقات کرتے ہیں جو اونٹوں پہ سوار ہوتے ہیں انہیں سلام کرتے ہیں جو گدھوں پہ سوار ہوتے ہیں ان سے مصافحہ کرتے ہیں۔ جو پیدل آتے ہیں ان سے معانقہ یعنی گلے لگ کے ملتے ہیں

احیاء علوم الدین۔ کتاب اسرار الحج میں یہ دونوں روایتیں موجود ہیں۔

فرضی حج نہ کرنے والوں کیلئے سزا

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔ قَالَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ فَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَالِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ زادِ راہ کا مالک ہوا اور سواری کا جو اسے مکہ مکرمہ تک پہنچا دے پس اس نے حج نہ کیا۔ بعید نہیں ہے کہ وہ یہودی یا عیسائی ہو کر مرے یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے لیے حج ہے۔ جو اس کے کرنے کی طاقت و قدرت رکھتے ہوں۔

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے فرمودات کے مطابق جس بندے کو تمام اسباب وضروریات
حج کے لیے مہیا ہیں اور وہ اس کے باوجود
حج جیسی سعادتِ عظیمہ کو ادا نہیں کرتا ہے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے لیے خبر دی کہ ممکن ہے
ایسا شخص یہودی یا عیسائی ہو کر مرے صاحب ثروت یعنی
مالدار حضرات کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد
کے پیش نظر حج مبارک کی ادائیگی میں سستی اور حیلے
بہانے کرنے سے گریز کرنی چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ قِنَا مِنْ فِتْـنَـةِ	اے اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ
الْیَھُوْدِیَّةِ وَالنَّصْرَانِیَّةِ	وسلم کے ارشاد کے طفیل
بِوَسِیْلَةِ اِرْشَادِ نَبُوِیَّـةِ	ہمیں یہودی اور نصرانی ہونے
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	کے فتنے سے محفوظ فرما۔

مکّہ مکرّمہ اور خانہ کعبہ کی فضیلت

اللہ تبارک و تعالیٰ نے زمین کے بعض حصوں کو بعض پر فضیلت بخشی ہے ان میں سے ایک حصہ مکہ مکرمہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی برکتوں و رحمتوں سے بھر پور کر کے رکھا ہوا ہے۔ اس لیے کہ اس میں مسجدِ حرام اور مسجد حرام میں خانہ کعبہ اور خانہ کعبہ کے ساتھ مقام ابراہیم چند گز کے فاصلہ پر صفا و مروۃ چند میل کے فاصلہ پر منٰی۔ مزدلفہ۔ عرفات، اور متبرک مقامات ہیں جو انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں کی خاک کی بدولت متبرک اور شفا بخش ہیں بلکہ انوار کی برسات ہر وقت ہوتی ہے جتنا کسی کا حصہ ہے اتنا اسے مل جاتا ہے۔ روایات کے مطابق کعبہ شریف سب سے پہلے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنایا ان کے بعد بھی کئی بار بنایا گیا لیکن قرآن پاک نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمایا۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ	اورجب حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل
الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ	علیہ الصلوٰۃ والسلام بیت اللہ شریف
وَاِسْمَاعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ	کی بنیادیں اٹھاتے تھے اور کہتے تھے
مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ	اے ہمارے رب ہماری طرف سے قبول
الْعَلِيْمُ ۔	فرما بیشک تو سننے اور جاننے والا ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ بنانے کی نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف کی ہے۔ اس لیے ہم کہتے ہیں کہ سب سے پہلے کعبہ شریف حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنایا جس کی اس وقت تقریباً مربع شکل ہے حقیقت میں مدینہ عالیہ کی طرف لمبا ہے معنوی طور پر اشارہ کرتا ہے کہ مدینہ منورہ اس طرف ہے۔ اس کی اونچائی تقریباً پندرہ میٹر ہے اور اس کی چاروں طرفیں بڑی اور چھوٹی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر اس وقت تک مسجد حرام کی توسیع بارہ مرتبہ ہو چکی ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں وہی کیفیت مبارکہ تھی جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے بنائی تھی (۱۷ھ) میں سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توسیع کی۔ اس کے بعد (۱۸ھ) میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توسیع کی۔ اس کے بعد (۶۴ھ) میں عبداللہ بن خالد بن اُسید نے توسیع کی۔ اس کے بعد (۷۵ھ) میں عبدالملک بن مروان نے توسیع کی۔ اس کے بعد ولید بن عبدالملک نے توسیع کی لیکن تاریخ معلوم نہیں۔ اس کے بعد ابوجعفر المنصور کے حکم سے زیاد بن عبداللہ الحارثی نے (۱۳۷ھ) میں توسیع کی۔ (۱۴۰ھ) میں پھر ابوجعفر المنصور کے حکم سے زیاد بن عبداللہ نے توسیع کی۔ اس کے بعد (۱۶۱ھ) میں المہدی بن المنصور نے توسیع کی۔ اس کے بعد (۲۸۱ھ) میں المعتضد العباسی نے توسیع کی۔ اس کے بعد (۳۰۶ھ) میں جعفر المقتدر باللہ نے توسیع کی۔ اس کے بعد (۹۷۹ھ) میں سلطان سلیم الثانی نے توسیع کا حکم دیا۔ (۹۸۰ھ) میں توسیع شروع ہوئی (۹۸۴ھ) میں توسیع مکمل ہوئی اس کے بعد الملک سعود بن عبدالعزیز نے (۱۳۷۵ھ) میں

توسیع کی۔ اس وقت مسجد حرام کے پچیس دروازے ہیں۔
بیت اللہ شریف کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد اللہ تبارک و
تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مناسک حج سکھائے
تعمیر کے بعد سب سے پہلا حج حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے خود کیا۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عرفات میں جبل رحمت
پہاڑ پر کھڑے ہو کر قیامت تک کے مسلمانوں کو حج کی طرف
بلایا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کے تحت مسلمانوں
کی روحوں تک اس آواز کو پہنچا دیا۔ پھر اس کے بعد حضرت
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو مناسکِ حج کی تعلیم دی حتیٰ کہ یہ سلسلہ عام
ہو گیا۔ اس کے بعد جب حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل
علیہما الصلوٰۃ والسلام ظاہری دنیا سے رخصت ہو گئے
اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبعوث ہونے تک لوگوں

نے حج کے مناسک کو مسخ کر دیا اور اپنی مرضی کے مطابق حج کرنے کے طریقے بنا لیے۔ حتیٰ کہ برہنہ ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کرتے تھے کعبہ شریف کے اندر بت رکھ دیئے اور ان کی پوجا شروع کر دی حتیٰ کہ بے ادبی اور بے حرمتی کے آخری کنارے تک پہنچ گئے۔ المختصر کہ اللہ تعالیٰ نے جب دوبارہ دنیا والوں کو ہدایت دینا چاہی تو سب سے زیادہ مہربان رحیم و کریم شفیق و رفیق۔ عالی مرتبہ و مقام نبیوں کے سردار صحابہ کے سرتاج اولیاء کے دلدار جناب رسول اعظم و معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا پر مبعوث کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خرافات لایعنیّہ اور کفار و مشرکین کی بے ہودگیاں اور بت پرستوں کی شیطانیاں بے حیائی کے طور طریقے اور بد اعتقادیاں اور دور جہالت کی بے ہودہ رسم و رواج کو ختم کر کے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری کردہ طریقہ کے مطابق دوبارہ حج جاری و ساری کیا جو چودہ سو سال

ہو چکے ہیں روشن و تابان ہے اور قیامت تک اسی طرح قائم و دائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جوتوں کو جن ذروں نے بوسہ زنی کی ہے ان ذروں کے طفیل ہم سب مسلمانوں کو کامل و اکمل مسلمان بنائے اور ہر سال حج مبرور کی سعادتوں اور برکتوں سے نوازے اور ہماری سیاہ کاریوں سے درگزر کرے آمین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِوَسِیلَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ مکہ مکرمہ یعنی مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔

حضرت امام غزالی احیاء العلوم الدین جلد اول میں نقل کرتے ہیں۔

لَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ مِن یَوْمٍ	ہر روز سورج اس وقت غروب
اِلَّا وَیَطُوفُ بِھٰذَا الْبَیْتِ	ہوتا ہے جب کوئی ابدال طواف
رَجُلٌ مِّنَ الْاَبْدَالِ وَلَا	کرلے۔ ہر رات فجر اس وقت
یَطْلُعُ الْفَجْرُ مِنْ لَیْلَۃٍ	طلوع ہوتی ہے جب کوئی اوتاد طواف کرلے
اِلَّا طَافَ بِہٖ وَاحِدٌ مِنَ	یعنی اگر کوئی ابدال یا اوتاد دن یا رات کو طواف

الْاَوْتَادِ۔ نہ کرے تو دن کا طلوع ہونا اور سورج کا غروب ہونا مشکل ہے۔

حضرت امام صاحب ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

وَاِنَّ الْکَعْبَۃَ تُحْشَرُ کَالْعُرُوْسِ الْمَزْفُوْفَۃِ وَکُلُّ مَنْ حَجَّھَا یَتَعَلَّقُ بِاَسْتَارِھَا یَسْعَوْنَ حَوْلَھَا حَتّٰی تَدْخُلَ الْجَنَّۃَ فَیَدْخُلُوْنَ مَعَھَا ○	بے شک کعبہ شریف کو قیامت کے دن دلہن کی ڈولی کی طرح لایا جائے گا۔ پس جس جس شخص نے حج کیا ہے وہ اس کے اردگرد دوڑتا ہوا اس کے پردوں کے ساتھ لٹک جائے گا حتی کہ کعبہ معظمہ کو جنت میں داخل کیا جائیگا اور وہ حجاج کرام بھی اس کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

کتنا ہی برکتوں، رحمتوں، عظمتوں والا ہے مکہ مکرمہ جس میں دو جلیل القدر نبیوں نے مل کر خانہ کعبہ بنایا اور حضور نبی کریم رؤف الرحیم نے اسے بسایا سیاہ کاروں نے اسے بوسہ دیا اپنی سیاہی کو مٹایا اور اس سے جلا یعنی روشنی کو پایا

اور ہر عیب وگناہ سے صاف ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دین کی کامل ترین روشنی عطا کرے۔ اب حج کا لغوی شرعی معنی بیان کیا جاتا ہے۔ حج کے لغوی معنی ہیں۔ ارادہ کرنا۔ شرعی معنی میں مخصوص جگہ کی مخصوص وقت میں مخصوص ناز و ادا کے ساتھ مخصوص فعلوں یعنی عملوں کے ساتھ زیارت کرنا اور خالص اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کو پورا کرنے کے لیے ان فعلوں کو ادا کرنا حج کے لغوی اور شرعی معنی کے بعد اب حج کے فرض ہونے کے شرائط بیان جاتے ہیں۔

حج کے واجب ہونے کی شرطیں

مسلمان جب عقلمند، بالغ، صحیح الاعضاء، ہو اور زاد راہ کی طاقت بھی رکھتا ہو یعنی گھر سے حرمین شریفین اور حرمین شریفین سے گھر تک اور جتنی مدت گھر سے باہر رہنا ہے اتنی مدت کا خرچہ جو اس کی ذمہ داری میں ہیں موجود ہو اور آزاد بھی ہو اگر کافروں کے علاقہ میں ہے تو یہ بھی جانتا ہو کہ دین اسلام میں حج بھی فرض ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے علاقہ میں جاننے کی شرط کا اعتبار نہیں۔ اگر عورت ہو تو اس کے حج کا سفر تین دن یا تین دن سے زائد ہو اور محرم بھی ساتھ ہو۔ یا حج کا سفر تین دن سے کم ہے لیکن محرم نہیں۔ جب یہ شرطیں پائی جائیں مرد ہو یا عورت اس پر حج فرض ہو جاتا ہے

حج کے فرائض

حج میں صرف دو فرض ہیں (۱) احرام کی حالت میں نویں ذی الحجہ کے زوال کے بعد سے لیکر دسویں ذی الحجہ کی طلوع فجر تک کچھ دیر عرفات کی حدود میں وقوف کرنا (یعنی ٹھہرنا) فرض ہے حج میں یہ سب سے

بڑا رکن ہے (۲) طواف زیارت کا اکثر حصہ یوم نحر کی طلوعِ فجر کے بعد ادا کرنا یہ دوسرا فرض ہے اگر ان دونوں میں سے کوئی رکن رہ جائے تو حج بالکل ادا نہیں ہوگا۔ آئندہ سال قضا کرنا لازم و ضروری ہے۔ باللہ التوفیق

حج کے واجبات

میقات سے احرام باندھنا۔ عرفات میں سورج غروب ہونے تک ٹھہرنا۔ مزدلفہ میں طلوع فجر تک ٹھہرنا اور سورج طلوع ہونے سے پہلے منیٰ میں چلے جانا۔ حج قران اور حج تمتع کرنے والے کا قربانی کرنا۔ یومِ نحر یعنی چاند کی دسویں تاریخ جمرہ العقبہ یعنی عرفات کی طرف سے آتے وقت آخری اور خانہ کعبہ کی طرف سے آتے وقت پہلی کنکریاں مارنے کی جگہ ہے۔ اس جمرہ کو کنکریاں سر منڈوانے سے پہلے مارنا۔ گیارہویں اور بارہویں تاریخ تینوں جمروں کو بالترتیب کنکریاں مارنا۔ حرم شریف کی حدود میں حلق کرانا۔ قربانی کے دنوں میں طواف زیارت کرنا۔ صفا و مروہ کی سعی کرنا سعی کا طواف کے چار چکروں کے بعد ہونا۔ اگر کوئی عذر و مجبوری نہ ہو تو

سعی پیدل کرنا۔سعی صفا سے شروع کرنا۔میقات سے باہر رہنے والے کا طواف وداع کرنا۔ہر طواف کو حجر اسود سے شروع کرنا۔طواف کو دائیں طرف سے شروع کرنا۔اگر معذور و مجبور نہ ہو تو طواف پیدل کرنا۔طواف کے وقت پلید اور بے وضو نہ ہونا۔طواف کے دوران جسم کا جتنا حصہ ڈھانپنا فرض ہے اس کا پردے میں ہونا۔جس عضو کا ڈھانپنا فرض ہے اگر اس کا چوتھائی حصہ ننگا ہو گیا تو دم دینا واجب ہے۔مرد کا سلے ہوئے کپڑے نہ پہننا۔مرد کا چہرے اور سر کو نہ ڈھانپنا۔ہر طواف کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھنا۔یوم عرفہ سے لے کر سر منڈوانے تک بیوی کے قریب صحبت کیلئے نہ جانا۔کنکریاں مارنے والی جگہوں پر اپنے اپنے وقت کے مطابق کنکریاں مارنا۔حطیم کے باہر سے طواف کرنا۔یعنی حطیم کو طواف میں شامل کرنا۔شکار نہ کرنا۔شکار کی طرف اشارہ بھی نہ کرنا۔فحش گفتگو نہ کرنا بالخصوص عورتوں کی موجودگی میں۔اگر تیرھویں تاریخ کی فجر کی نماز کا وقت منیٰ میں شروع ہو گیا تو تیرھویں تاریخ کو کنکریاں مارنا۔مذکورہ بالا جو چیزیں بیان کی گئی ہیں یہ سب واجب ہیں۔اگر ان میں سے کوئی چیز قصداً یا بھول کر ترک کر دی تو اس پر دم دینا واجب

ہوجاتا ہے۔

اب وہ واجبات بیان کیے جاتے ہیں جنہیں مجبوری کی بناء پر ترک کرنے سے دم لازم نہیں ہوتا۔

وہ واجبات جنکو مجبوراً ترک کرنے سے دم لازم نہیں ہوتا

کسی مجبوری کی بنا پر طواف کے بعد دو رکعت نفل نہ پڑھنا۔ یا کسی تکلیف کی وجہ سے سر کو نہ منڈوانا۔ یا مغرب کی نماز عشائ تک مؤخر نہ کرنا یا کسی اور ایسے واجب کو چھوڑ دینا جس کے لیے شرع نے اجازت دی ہو کہ اس میں کفارہ نہیں۔ ان واجبات میں سے اگر کوئی واجب رہ جائے تو حاجی پر کوئی دم لازم نہیں ہوتا۔

حج مبارک کی سُنتیں

مرد ہو یا عورت دونوں کے لیے غسل یا وضوکرنا اگرچہ عورت حیض یا نفاس میں ہو اسے بھی غسل یا وضوء کرنا سنت ہے۔ شرع کے حکم کے مطابق دو نئی یا دھلی ہوئی سفید چادریں احرام کے لیے باندھنا۔

خوشبو لگانا۔ احرام کی چادریں باندھنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا احرام باندھنے کے بعد جب فرض یا نفلی نماز پڑھے یا کسی بلندی پر چڑھے یا اترے یا کوئی سوار ملے تو ان سب حالتوں میں بلند آواز کے ساتھ تلبیہ پڑھنا۔ کم از کم تین بار پڑھنا۔ ان دعاؤں کے ساتھ درود شریف پڑھنا۔ اللہ تعالیٰ سے جنت اور نیک لوگوں کی مجلس چاہنا اور جہنم کے عذاب سے پناہ طلب کرنا۔ جب خانہ کعبہ کو دیکھے تو اس وقت دعا مانگنا۔ طوافِ قدوم کرنا۔ اضطباع کرنا۔ پہلے تین چکروں میں رمل کرنا۔ اور باقی چار چکروں میں اپنی حالت پر چلنا۔ میلین اخضرین کے درمیان صرف مردوں کا دوڑنا۔ طواف بہت زیادہ کرنا اس لیے کہ نفلی نماز سے طواف کرنا زیادہ افضل و اعلیٰ ہے۔ چاند کی آٹھویں (یعنی یوم الترویہ) تاریخ کو سورج طلوع ہونے کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ میں رات کے قیام کے لیے جانا۔ امام کا ساتویں تاریخ کو مکہ مکرمہ میں اور نویں کو عرفات میں اور گیارھویں تاریخ کو منیٰ میں خطبہ پڑھنا۔ عرفات میں ظہر اور عصر سے پہلے امام کا خطبہ پڑھنا۔ عاجزی خشوع و خضوع اور رونے میں خوب مبالغہ کرنا۔ اپنے لیے والدین خویش و اقارب اور دوستوں کے

لیے دعا کرنا۔ عرفات سے غروب آفتاب کے بعد سکون اور پروقار طریقہ سے مزدلفہ میں آنا۔ مزدلفہ میں جبلِ قدح یعنی مشعر الحرام کے قریب بلند جگہ پر ٹھہرنا اور رات وہاں ہی گذارنا۔ منیٰ میں جب جمرات کو رمی کرنے کے لیے کھڑے ہوں تو مکہ مکرمہ کا بائیں اور منیٰ کا دائیں طرف ہونا۔ مکہ مکرمہ کی طرف سے جو سب سے پہلے جمرہ آتا ہے جسے جمرہ عقبہ کہتے ہیں۔ وہاں سواری پر کھڑے ہو کر کنکریاں مارنا۔ باب المعلیٰ سے دن کے وقت مسجد حرام میں داخل ہونا۔ جمرہ وسطیٰ یعنی درمیانی جمرہ کو پیدل کنکریاں مارنا۔ کنکریاں مارنے کے دوران منیٰ کی وادی میں قیام کرنا۔ پہلے دن کی رمی سورج طلوع ہونے کے بعد اور زوال سے پہلے کرنا۔ باقی دنوں میں زوال کے بعد اور سورج غروب ہونے سے پہلے کنکریاں مارنا حج تمتع و قران و مفرد و نفلی حج کرنے والوں کو اپنی اپنی قربانی سے کچھ نہ کچھ کھانا۔ (تاوان والی قربانی سے کھانا منع ہے) دسویں والے دن امام کا لوگوں کو خطبہ دینا اور اس میں حج کے باقی مناسک و مسائل بتانا۔ بارھویں تاریخ سورج غروب ہونے سے پہلے منیٰ سے واپس لوٹ جانا وادیٔ مُحصّب میں منیٰ سے چلنے کے بعد تھوڑی دیر کھڑا ہونا۔ وادیٔ

مُحصّب کی وضاحت انشاء اللہ حج کے طریقہ میں بیان کی جائے گی۔
آبِ زم زم کو کھڑے ہو کر اور پیٹ بھر کر پینا اور پانی پینے کے دوران کم از کم تین سانس لینا۔ اور ہر سانس کے بعد کعبہ شریف کیطرف نگاہ اٹھا کر دیکھنا۔ کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے پانی پینا۔ اپنے چہرہ اور جسم پر آبِ زم زم ڈالنا۔ دنیا اور آخرت کے بہتر ہونے کے لیے دعا کرنا۔ ملتزم کے ساتھ لپٹنا۔ کعبہ معظمہ کے پردوں کو پکڑ کر دعا کرنا۔ کعبہ شریف کی چوکھٹ کو بوسہ دینا۔ کعبہ معظمہ کے اندر تعظیم و تکریم اور بصد عجز و نیاز داخل ہونا۔ اگر اللہ تعالیٰ اس کے اندر جانے کے کوئی اسباب مہیا کر دے ورنہ کوئی مضائقہ نہیں۔ آئینہ یعنی شیشہ کنگھی مسواک ساتھ رکھنا۔ مذکورہ بالا تمام اشیاء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنتِ مبارکہ میں سے ہیں۔ ان کے نہ کرنے سے حج تو ہو جاتا ہے لیکن سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہوتا ہے۔ یعنی سنتوں کو ادا نہ کرنے سے حج میں کچھ نہ کچھ خلل ضرور واقع ہو جاتا ہے۔ ان کرنے والی چیزوں کو اپنی قدرت و طاقت کے مطابق ضرور کرے اور ممنوعات سے بھی ہر حالت میں اجتناب کرے۔

یا اللہ اپنے اولیاء کاملین کی محبت والفت کا صدقہ سرکار دوعالم

صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے کی توفیق رفیق عطاء کردے۔ آمین۔
حج کی سنتوں کے بیان کے بعد اب حج کے آداب بیان کیے جاتے ہیں

حج کے آداب

قرض اور امانت کا واپس کرنا۔ جن کا ناحق مال وغیرہ لیا ہوا ہو اسے واپس کرنا۔ یا اس سے معاف کروانا۔ اگر مالک کا علم نہ ہو تو اتنی مقدار مال وغیرہ صدقہ کرنا۔ گناہوں سے توبہ اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم و ارادہ کرنا۔ ماں باپ اور شوہر سے اجازت لینا۔ اگر اجازت نہ ملے تو بغیر اجازت کے چلا جائے کوئی گناہ نہیں۔ سفر سے صرف اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا حاصل کرنا مقصود ہو۔ عورت اگر بغیر محرم کے حج کرنے کے لیے جاتی ہے تو اس کا حج ہو جائے گا۔ لیکن ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔ حق اور حلال کے مال سے کھانا پینا۔ اگر حلال مال و دولت سے حج نہیں کرے گا تو قیامت کے دن وہ حج اس کے منہ پر مارا جائے گا۔ اس کے قبول ہونے کی قطعاً امید نہ رکھے۔ غریبوں اور دوستوں کی امداد کے لیے زیادہ سے زیادہ مال اپنے ساتھ لے

جائے۔ سفر حج شروع کرنے سے پہلے تمام خویش اقارب پڑوسیوں سے ملاقات۔ رخصت ہوتے وقت سب سے دعا کروانا۔ اور رخصت کرنے والوں کا اس عربی دعا کو پڑھنا۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَ اَمَانَتَکَ وَخَوَاتِمَ اَعْمَالِکَ	میں تیرے دین اور تیری امانت اور تیرے اعمال کے خاتمے کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں

یعنی ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں تاکہ تیرے آنے تک محفوظ و مامون رہے۔ آپ جب گھر سے نکلے تو یہ خیال کرنا کہ میں دنیا سے کوچ کر رہا ہوں اور عربی کی اس دعا کا پڑھنا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ۔	اے اللہ تعالیٰ ہم تیرے ساتھ پناہ مانگتے ہیں سفر کی تاریکیوں اور غمگین و خوفزدہ واپس لوٹنے مال اور بیوی بچوں میں برا دیکھنے والے سے ۔

سفر کے دوران لوگوں سے اچھا سلوک کرنا۔ ہر جگہ خویش و اقارب اور دوستوں کے لیے دعا کرنا۔ جب کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ دعا پڑھنا

یَا جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَا	اے لوگوں کو جمع کرنے والے اس

رَیْبَ فِیْہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ | دن جس دن میں کوئی شک وشبہ نہیں
اَلْمِیْعَادَ اَجْمَعْ بَیْنِیْ | بے شک اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں
وَبَیْنَ ضَالَّتِیْ۔ | کرتا۔ میری گم شدہ چیز مجھے واپس ملادے

گھر واپس آکر سب کو خوش اخلاقی سے ملنا۔ دوستوں اور خویش واقارب کے لیے تبرکات کا ہدیہ لانا اور انہیں دینا۔ یہ تمام چیزیں جو ذکر کی گئی ہیں ان کو اپنے موقع کی مناسبت پر کرنا مستحب اور آداب میں سے ہے۔

اے اللہ ہم سب روئے زمین کے مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور اخلاق اور حج کے فرائض و واجبات سنن وآداب پر عمل کرنے اور مکروہات سے بچنے کی توفیق عطا کردے

آداب حج کے بعد اب میقات کا ذکر کیا جاتا ہے اس لیے کہ حج کے لیے میقات سے احرام باندھا جاتا ہے بلکہ میقات سے باندھنا لازم و ضروری ہے۔

میقات اور اس کے احکام

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد وحکم کے مطابق حج اور

عمرہ کے لیے احرام باندھنے کے پانچ مقامات ہیں۔ ان پانچ مقاموں کو عربی میں مواقیت کہتے ہیں۔ مواقیت جمع ہے میقات کی اور میقات اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے میقات سے باہر رہنے والے حضرات مکہ مکرمہ میں تجارت حج و عمرہ کے لیے جانے سے پہلے احرام باندھتے ہیں۔

۱۔ وہ لوگ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عالی و بلند طیب و طاہر اور مطہر شہر مدینہ منورہ کے راستہ مکہ مکرمہ جاتے ہیں۔ ان کی میقات کا نام ذوالحلیفہ ہے اس وقت لوگ ذوالحلیفہ کو بئر علی کے نام سے مشہور کر چکے ہیں۔

۲۔ وہ لوگ جو عراق کے راستے حج کے لیے آتے ہیں ان کی میقات ذاتِ عرق ہے۔

۳۔ جو لوگ ملکِ شام کی طرف سے فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے آتے ہیں ان کی میقات کا نام جحفہ ہے لیکن اس وقت جحفہ کے نام سے کوئی واقفیت نہیں رکھتا۔ جحفہ کے نزدیک رابغ ایک جگہ ہے۔ اب لوگ وہاں سے احرام باندھتے ہیں۔ یعنی شام کے راستے سے

آنے والوں کے لیے اب رابغ میقات بن چکی ہے جو نجد والریاض کی
طرف سے آتے ہیں ان کی میقات یلملم ہے وہ لوگ جو مذکورہ میقاتوں
کے دور سے گذرتے ہیں ان کی میقات وہ ہوگی جو ان کے برابر اور قریب
ہوگی۔

میقات کے بارے میں چند مسائل

اگر آدمی ایسا راستہ اختیار کرتا ہے کہ راستے میں دو میقاتیں پڑتی
ہیں تو اس کے لیے افضل و اعلیٰ یہی ہے کہ پہلی میقات سے احرام باندھے
اگر کوئی بندہ کسی کام کے لیے میقات کے اندر جاتا ہے جیسا کہ جدہ اور
اس کا حرم مکہ مکرمہ میں جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور میقات کے اندر
داخل ہونے کے بعد اس نے حرم مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا پروگرام
بنا لیا ہے تو اب بغیر احرام کے حرم کے اندر جا سکتا ہے۔ میقات کے
اندر رہنے والے لوگ اگر حج یا عمرہ کے لیے جانا چاہتے ہیں تو حرم میں
داخل ہونے سے پہلے جہاں سے چاہیں احرام باندھ لیں۔ اگر
گھر سے باندھ لیں تو یہ افضل ترین ہے۔ اگر حج اور عمرہ کا ارادہ نہیں تو

بغیر احرام کے حرم مکہ مکرمہ میں جا سکتے ہیں۔ حرم کے اندر رہنے والے لوگ اگر حرم سے باہر اور میقات کے اندر کسی کام کے لیے آئیں تو واپسی پر ان کو احرام کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر میقات سے باہر جائیں تو واپسی پر احرام کا ہونا ضروری ہے۔ یعنی بغیر احرام کے اب حرم میں جانا منع ہے

مرد کے احرام باندھنے کا طریقہ

مرد جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو نئی یا دھلی ہوئی دو چادریں لے لے۔ جو سلی ہوئی نہ ہوں پھر اگر کوئی عارضہ و مجبوری نہ ہو تو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق غسل کرے اگرچہ عورت حیض و نفاس کی حالت میں ہو غسل کرنا افضل و اعلیٰ ہے۔ غسل کرنے سے پہلے ہر قسم کی صفائی ناخن اور بال وغیرہ کاٹ لینے چاہیئں۔ غسل کے بعد ایک چادر کو تہبند کے طور پر باندھ لیں دوسری چادر معمول کیمطابق رکھے یعنی سر اور چہرہ ننگا رہے۔ چھاتی کندھے پیٹھ وغیرہ چھپے ہونے چاہیئں۔ چادریں پہننے کے بعد خوشبو وغیرہ لگائے اور دو رکعت نفل بنیت احرام سر ڈھانپ کر پڑھے اور نماز کے بعد سر کو ننگا کر دے

اور اگر بندہ نے صرف حج کرنا ہے تو اس طرح نیت کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ	اے اللہ میں حج کرنے کا ارادہ کرتا
فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ	ہوں اسے میرے لیے آسان کردے
مِنِّیْ۔	اور میری طرف سے قبول فرما۔

اگر حج کے ساتھ عمرہ بھی کرنا ہے۔ تو اس کی نیت اس طرح کرے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ	اے اللہ تعالیٰ میں حج اور عمرہ کرنے
الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا	کا ارادہ کرتا ہوں انہیں میرے لیے آسان
لِیْ فَتَقَبَّلْ ھُمَا مِنِّیْ	کردے اور انہیں میری طرف سے قبول و منظور فرما

اگر صرف عمرہ کرنا ہے تو اس طرح نیت کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ	اے اللہ میں عمرہ کرنے کا ارادہ کرتا ہوں
فَیَسِّرْہُ لِیْ فَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ	اسے میری لیے آسان کر اور میری طرف سے قبول کر

ان تینوں صورتوں میں جب احرام باندھ لے اس کے بعد کثرت سے تلبیہ پڑھے۔ اس کی عربی عبارت اصطلاحات کی تعریفات میں ذکر کر دی گئی ہے وہاں سے یاد کر لیں اور حج کرنے کا طریقہ کے بیان میں اس کا ذکر دوبارہ آئے گا۔ اب عورت کا احرام اور اس کے بارے

ہیں چند مسائل ذکر کیے جاتے ہیں۔

عورت کا احرام

عورت کا احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عورت سلے ہوئے کپڑے پہنے اور سر کو ننگا نہ کرے اور چہرہ کو نہ ڈھانپے اور غیر محرم کے سامنے پردہ کے لیے اس طرح چہرہ پر کپڑا ڈالے کہ چہرہ پر کپڑا نہ لگے اور تلبیہ بلند آواز سے نہ پڑھے۔ صرف اتنی بلند آواز ہو کہ جتنی اس کے اپنے کانوں تک پہنچے۔ صفا اور مروہ کی سعی کے دوران دوڑنا بھی منع ہے اور طواف کے دوران رمل بھی نہ کرے اگر حجر اسود کے پاس مردوں کا ہجوم زیادہ ہو تو عورت کے لیے حجر اسود کو بوسہ دینا منع ہے اور حیض اور نفاس کی حالت میں طواف کرنا بھی منع ہے۔

وہ چیزیں جو احرام کے دوران منع و حرام ہیں

عورتوں کی موجودگی میں صحبت کی گفتگو کرنا۔ فحش کلام کرنا۔ شکار کرنا۔ شکار کی طرف اشارہ کرنا۔ شکار کی طرف دلالت کرنا خوشبو لگانا۔ شلوار

قمیص پگڑی اور موزے پہننا۔ سر اور منہ ڈھانپنا۔ جسم سے کسی حصہ سے بالوں کا کاٹنا یا توڑنا۔ زعفران اور دوسری خوشبودار جڑی بوٹیاں اور گھاس سے رنگا ہوا کپڑا جبکہ اس میں ابھی تک خوشبو باقی ہو۔ خطمی سے سر یا داڑھی کی صفائی کرنا۔ تیل لگانا۔ جوں مارنا یا اسے کپڑوں اور جسم سے نکال کر باہر پھینکنا۔ سلا ہوا کپڑا دستانے، برقع اور ان کے ساتھ ملتی جلتی دوسری چیزیں پہننا۔ خالص خوشبودار چیز کھانا جیسا کہ دارچینی۔ لونگ۔ الائچی۔ جلوتری وغیرہ۔ جانور کو ذبح کرنے کے لیے چاقو وغیرہ دینا۔ یہ تمام چیزیں احرام کی حالت میں کرنی منع ہیں۔ اللہ بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وہ چیزیں جو احرام کی حالت میں کرنی مکروہ ہیں

بدن سے میل اتارنا۔ کنگھی کرنا۔ اس طرح خارش کرنا کہ بال ٹوٹنے یا جوں گرنے اور مرنے کا اندیشہ ہو۔ ایسا کھانا کھانا جس میں خوشبو ڈالی گئی ہو اور اس کی مہک ابھی تک باقی ہو۔ تکیہ پر منہ رکھ کر الٹا ہو کر سونا۔ گلے یا بازوؤں پر تعویذ باندھنا اگرچہ سلا ہوا نہ ہو۔ قصداً خوشبو

سونگھنا اگرچہ پھل ہی کیوں نہ ہو۔ جیسا کہ نارنگی، لیموں، سیب وغیرہ۔ بلا عذر بدن پر پٹی باندھنا۔ ان کی مساوی دیگر چیزوں کو اختیار کرنا مکروہ ہے۔ اب ان چیزوں کا بیان کیا جاتا ہے جن کو احرام کی حالت میں کرنا جائز و روا ہے

وہ چیزیں جنہیں احرام کی حالت میں کرنا جائز ہے

چھپکلی۔ کھٹمل۔ مچھر۔ پسو۔ مکھی۔ بچھو۔ سانپ۔ چوہا۔ کوا۔ چیل۔ گرگٹ وغیرہ کو مارنا۔ حرم کے درخت کاٹنا۔ ہتھیار وغیرہ پہننا۔ بغیر میل اتارنے کے غسل کرنا۔ کپڑے دھونا جبکہ جوئیں مارنے کی غرض سے نہ ہو۔ مسواک کرنا۔ کسی چیز کے سائے میں بیٹھنا۔ پالتو جانور جیسا کہ گائے، بکری، اونٹ، مرغ، بھینس وغیرہ ذبح کرنا اور کھانا پکانا۔ انڈے توڑنا، کھانا بھوننا۔ ختنہ کرنا۔ سرمہ لگانا۔ اس طرح خارش کرنا کہ جسم کے کسی حصہ سے کوئی بال نہ ٹوٹے۔ شیشہ دیکھنا ایسی خوشبو کو چھونا جس میں مہک نہ ہو نکاح کرنا۔ چربی۔ گھی۔ سرسوں کا تیل۔ بادام۔ ناریل یا کدو کا تیل وغیرہ لگانا بشرطیکہ ان میں خوشبو نہ ہو۔ ان چیزوں کا حج کے دوران احرام کی حالت

یں کرنا جائز ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

یا اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کالی زلفوں کی بناوٹ و سجاوٹ اور ان پر نزولِ انوار کی لطافت و نزاکت اور ان کی پاکیزگی کشش کا صدقہ ہم مسلمانوں کو حج میرور اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت اور یارانِ اربع کا درشن عطا فرما اور پاکستان میں نظام مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکمل طور پر جاری وساری فرما۔ اور اپنے شیخ کامل خواجہ غلام محی الدین نیبروی اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے عشق و محبت کی شراب کا چھلکتا ہوا جام پہ جام پلا۔

بروز بدھ ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ ۸۵-۳-۲۰ دن کے پونے چار بجے

حج کے مسائل کے بیان کے بعد اب حج کرنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے اسے اچھی طرح سے یاد کرلیں تاکہ حج کے دوران آپ کو کوئی خلل و پریشانی لاحق نہ ہو۔

حج کرنے کا طریقہ

جب آدمی حج کرنے کا ارادہ کرے تو سب سے پہلے خویش واقارب پڑوسیوں اور دوستوں کے ساتھ لین دین ختم کرکے یعنی تمام کے حقوق پورے کرکے حرمین شریفین کی طرف سفر شروع کردے اور دو سفید نئی یا دھلی ہوئی چادریں ساتھ رکھ لے جب میقات کے قریب پہنچے تو سب سے پہلے سر اور زیر ناف بالوں اور ناخنوں کی صفائی و کٹائی کرے پھر غسل کرکے ان دو چادروں میں سے ایک تہبند کے طور پر باندھے اور دوسری قمیض کے طور پر استعمال کرے جیساکہ ان کے باندھنے کا طریقہ گذر چکا ہے۔ چادریں پہننے کے بعد خوشبو لگائے۔ اگر حج کرنے والی عورت ہے اور وہ ایام حیض یا نفاس میں ہو تو اگر غسل کرنے سے اس کو ضرر و تکلیف نہیں ہوتی تو بہتر یہی ہے

کہ غسل کرے اور خوشبو نہ لگائے۔ مرد ہو یا عورت بنیت احرام
نفل پڑھے۔ اگر حج کرنا ہے تو صرف حج کی نیت کرے اگر صرف عمرہ
کرنا ہے تو عمرہ کی نیت کرے اگر حج اور عمرہ دونوں کرنے ہیں تو دونوں
کی نیت کرے نیت کرنے کا طریقہ بیان ہو چکا ہے اب تلبیہ بکثرت پڑھے

وہ یہ ہے۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ	اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک
لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ	نہیں بے شک تعریفیں اور نعمتیں
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ	اور ملک تیرے لیے ہیں۔ تیرا کوئی
وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ط	شریک نہیں۔

اب مرد ہو یا عورت دونوں محرم ہو چکے ہیں دونوں کے لیے فحش
گفتگو گناہ، لڑائی، جھگڑا شکار اور شکار کی طرف اشارہ کرنا، خوشبو
لگانا۔ بال کٹوانا سر اور چہرہ ڈھانپنا سلے ہوئے کپڑے پہننا پگڑی
موزہ جراب پہننا اور باندھنا منع ہے عورت کے لیے موزہ پہننا
جائز اور سر کو ڈھانپ کے رکھنا ضروری ہے
عورت کے لیے احرام باندھنے کے طریقہ کے بیان میں سر ڈھانپنے
کی وجہ بیان ہو چکی ہے اور دونوں کے لیے سائے کے نیچے بیٹھنا۔ پیٹی

باندھنا۔صابن لگانے اور جسم کو ملنے کے بغیر غسل کرنا جائز ہے۔محرم ہونے کے بعد جب کسی بلندی پر چڑھیں یا نیچے اتریں یا کوئی دوست ملے یا سحری کے وقت اٹھیں ہر حال میں بلند آواز کے ساتھ بغیر زور لگائے تلبیہ پڑھے۔عورت اتنی آواز بلند کرے جتنی خود سن سکے اس سے زیادہ بلند کرنا گناہ ہے۔

مدینہ عالیہ کی طرف آنے والوں کے لیے حرم کی حد تین میل ہیں۔ عراق۔طائف کی طرف سے آنے والوں کے لیے سات میل جدہ کی طرف سے آنے والوں کے لیے دس میل جعرانہ کی طرف سے آنے والوں کے لیے نو میل ہے۔جب حرم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے اگر ممکن ہو تو غسل کرے اس کے بعد دو نفل پڑھے اور دعا کرے وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُكَ وَ	اے اللہ بے شک یہ تیرا اور تیرے
حَرَمُ رَسُوْلِكَ الْمُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ	رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حرم مقدس
عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ	ومکرم ہے اور جو اس حرم میں داخل ہوا وہ
اٰمِنًا اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ	امن وسلامتی والا ہو گیا۔اے اللہ میرے
وَعَظْمِیْ وَشَعْرِیْ وَجِسْمِیْ	گوشت میرے خون میری ہڈیاں میرے بال میرے

عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّیْ	جسم کو آگ پر حرام کر دے۔ اے اللہ جس
مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ	دن تیرے بندے دوبارہ اٹھائے جائیں
عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِيَائِكَ	گے اس دن کے عذاب سے محفوظ و مامون
وَاَهْلِ طَاعَتِكَ وَتُبْ عَلَيْنَا	فرما۔ اے اللہ مجھے اپنے اولیاء اور طاعت
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ	کرنے والوں میں سے کر دے۔ اور
وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَنَسْئَلُكَ	ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول
اَنْ تُصَلِّیَ عَلَى النَّبِیِّ الَّذِیْ	کرنیوالا رحم کرنیوالا ہے اور تیرے سوا کوئی
لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ	عبادت کے لائق نہیں اور ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	جس نبی کے بعد کوئی نبی نہیں اس پر درود بھیج۔

افضل اور اعلیٰ یہ ہے کہ دعا کرنے کے بعد حرم شریف کی حد میں عاجزی انکساری عشق و محبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جلال و بزرگی سے ڈرتے ہوئے تلبیہ اور اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ اور درود شریف پڑھتے ہوئے پیدل مسجد حرام تک آئے اور باب السّلام سے داخل ہونے کے لیے پہلے دائیں پاؤں کو دروازہ کے اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے،

بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	اللہ تعالیٰ کے نام سے تمام تعریفیں
وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ	اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور رسول اللہ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا	صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو۔ اے
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا	اللہ تعالیٰ ہمارے آقا و مولا اور ان کی
مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِ سَیِّدِنَا	آل اور بیبیوں پر درود پاک بھیج لے اللہ
مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ	میرے گناہوں کو معاف فرما اور
ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ	میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے
اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ط	کھول دے ۔

دروازہ سے اندر داخل ہوتے ہی جس وقت کعبہ معظمہ کی عمارت پر نظر پڑے تو فوراً دعا میں مشغول ہو جائے اس لیے کہ یہ قبولیت کا مقام ہے ۔ دعا کرنے کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہوا ہاتھوں کو جس طرح نماز میں تکبیر تحریمہ کے لیے اٹھاتا ہے اسی طرح اٹھائے اور حجر اسود کی طرف چل پڑے وہاں پہنچنے پر ہاتھوں کو حجر اسود کے اوپر رکھے اور حجر اسود کا بوسہ لے کہ بوسہ لینے کے وقت منہ سے آواز پیدا نہ ہو۔ اگر بوسہ دینے پر قدرت نہ ہو تو اس کی طرف

کسی چیز کے ساتھ اشارہ کرے لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر درود شریف اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے جس چیز سے حجر اسود کی طرف اشارہ کیا ہے اس چیز کو بوسہ دے بوسہ دینے کے بعد جو چادر اس نے قمیض کے طور رکھی ہوئی ہے اس کا اضطباع کرے یعنی چادر کے ایک حصہ کو دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر رکھے دوسرا سرا بھی بائیں کندھے پر ہونا چاہیئے اضطباع کرنے کے بعد پہلے طواف کی نیت کرے وہ یہ ہے۔

اللّٰھم اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ	اے اللہ تعالیٰ میں تیرے عزت والے
بَیْتِکَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ	گھر کا طواف کرنے کا ارادہ کرتا ہوں اسے
وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ	میرے لیے آسان کر دے اور اسکے سات چکروں کو
لِلّٰہِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ۔	اپنی بلند و بزرگ و برتر ذات کے لیے میری طرف سے قبول فرما

آمین یارب العٰلمین نیت کرنے کے بعد حجر اسود کے دائیں طرف سے طواف کو شروع کرے اور مرد پہلے تین چکروں میں رمل کرے یعنی اکڑ کے چلے اگر زیادہ ہجوم ہو تو انتظار کرے تاکہ سنت کے مطابق عمل ہو جائے اور حطیم کے باہر سے طواف کرے یعنی حطیم کو طواف میں داخل

کرے جہاں سے طواف شروع کیا تھا وہاں پر واپس چکر لگا کر پہنچنے پر ایک چکر مکمل ہوتا ہے اور اس طرح کے سات چکروں سے ایک طواف مکمل ہوتا ہے جب پہلا چکر شروع کرے تو یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بلند و برتر ہے اور برائی سے بچنے اور اچھائی پر چلنے کی طاقت بلند اور عظمت والے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں دیتا ۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف اور سلامتی کا نزول ہو اے اللہ تعالیٰ میں تجھ پر ایمان لایا اور تیرے کلمات کی تصدیق کی (یعنی سچا جانا) اور تیرے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو پورا کیا اور تیرے (پیچھے) نبی اور تیرے (پیارے) حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ — کی سنت کی اتباع کی اے اللہ تعالیٰ میں تجھ

وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي — سے (گناہوں) کی معافی اور دین و

الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ — دنیا اور آخرت میں خیر و عافیت اور

وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ — جنت میں کامیابی سے (داخل) ہونے

مِنَ النَّارِ — اور دوزخ کے عذاب سے نجات کا سوال کرتا ہوں

جب دوسرا چکر شروع کرے تو اس میں یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ — اے اللہ تعالیٰ بے شک یہ گھر تیرا گھر

بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ — ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور امن تیرا

وَالْأَمْنَ أَمْنُكَ وَالْعَبْدَ — امن ہی ہے اور ہر بندہ تیرا بندہ ہے

عَبْدُكَ وَأَنَا عَبْدُكَ — اور میں بھی تیرا بندہ ہوں اور تیرے

وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَا — بندے کا بیٹا ہوں یہ مقام (تیری

مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ — برکت و رحمت) کے ساتھ جہنم سے

مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا — پناہ دیتا ہے پس ہمارے جسم کے

وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ — گوشت اور کھال پر جہنم کی آگ حرام

اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا — کر دے۔ اے اللہ تعالیٰ ایمان

الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِىْ	کو ہمارا محبوب بنا دے اورا سے
قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا	دلوں میں مزین وخوبصورت بنادے
الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ	کفراور فسق و بدکاری اور گناہ کو ہمارے
وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ ؕ	لیے ناپسند کر دے اور ہمیں ہدایت
اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ	پانے والوں میں سے کردے اے اللہ
يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ	مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْجَنَّةَ	دن تیرے بندے دوبارہ اٹھائے
بِغَيْرِ حِسَابٍ ط	جائینگے اے اللہ مجھے (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
	کے طفیل) بغیر حساب کے جنت عطا فرما۔

جب تیسرا چکر شروع کرے تو اس میں یہ دعا پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ	اے اللہ میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں
الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ	شک اور شرک اور اختلاف اور
وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ	نفاق اور برے اخلاق سے اور
وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ	مال اور اولاد اور اہل خانہ
فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ	اور گھر کی بدحالی سے ۔ اے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاءَكَ	اللہ تعالیٰ میں تجھ سے تیری رضا
وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِكَ	اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور
مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ اَللّٰھُمَّ	پناہ چاہتا ہوں تیرے غصے اور
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَۃِ	دوزخ کے عذاب سے۔ اے اللہ میں تجھ
الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ	سے پناہ چاہتا ہوں قبر کے فتنے سے اور
فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔	پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے

جب چوتھا چکر شروع کرے تو اس میں یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا	اے اللہ تعالیٰ اس حج کو حج مبرور
مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْكُوْرًا	(یعنی نیکیوں سے بھرا ہوا) اور کوشش
وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ عَمَلًا	کو مشکور اور گناہوں کو معاف اور اچھے
صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّ تِجَارَۃً	عمل کو قبول کر اور ایسی تجارت (عطا کر)
لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَالِمَ مَا	جس میں کبھی خسارہ نہ ہو اے سینوں
فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ	کے بھیدوں کو جاننے والے اے اللہ
یَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ	مجھے اندھیروں سے نور کی طرف
اِلَی النُّوْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ	نکال دے۔ اے اللہ تعالیٰ

اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ — میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ — اور بخشش کے وعدہ کو پورا کرنے اور
وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ — ہر گناہ سے محفوظ رکھنے اور ہر نیکی
وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ — کی زیادہ اور جنت کی کامیابی اور دوزخ
الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ — سے نجات کا سوال کرتا ہوں۔
مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا — (اے اللہ تعالیٰ) جو کچھ تو نے مجھے دیا
رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِيْمَا — اس میں مجھے قناعت اور جو کچھ تو نے
اَعْطَيْتَنِیْ وَاخْلُفْ — عطا کیا اس میں اپنی برکت عطا فرما اور جو
عَلٰى غَائِبَةٍ لِّیْ — کچھ تو نے مجھے دیا ہے میری غیر موجودگی
مِنْكَ بِخَيْرٍ۔ — میں اس کا بہترین نائب و خلیفہ ہو جا۔

جب پانچواں چکر شروع کرے تو اس میں یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ — اے اللہ تعالیٰ مجھے اپنے عرش
عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ — کے سایہ کے نیچے رکھ جس دن تیرے
اِلَّا ظِلَّ عَرْشِكَ وَلَا — عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ
بَاقِیَ اِلَّا وَجْهَكَ وَاسْقِنِیْ — ہو گا اور تیری ذاتِ رحیم و کریم کے سوا

مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً
هَنِيْئَةً لَا اَظْمَأُ بَعْدَهَا
اَبَدًا ط اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ
اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا
سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ
سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ
مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ
الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَمَا
يُقَرِّبُنِىْ اِلَيْهَا مِنْ

کوئی باقی نہیں رہے گا۔ اور حضور
علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے حوضِ کوثر
سے مجھے خوشگوار و خوش ذائقہ شربت
سے سیراب فرما کہ اس کے بعد کبھی بھی
پیاسا نہ ہوں اے اللہ میں تجھ سے
اس خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہوں
جس خیر و بھلائی کا حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے سوال کیا ہے اور میں
پناہ مانگتا ہوں اس شر و برائی سے
جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تجھ سے پناہ مانگی۔ اے اللہ
تعالیٰ میں تجھ سے جنت اور اس کی
نعمتوں کا سوال کرتا ہوں۔ اور
ہر اس قول یا فعل یا عمل کا سوال کرتا
ہوں جو مجھے اس کے قریب کر دے

قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ	اور تجھ سے دوزخ کے عذاب کی
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا	پناہ چاہتا ہوں اور ہر اس قول یا فعل
يُقَرِّبُنِىْ اِلَيْهَا مِنْ	یا عمل سے پناہ چاہتا ہوں جو دوزخ
قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اوعَمَلٍ	وجہنم کے قریب کرے ۔

جب چھٹا چکر شروع کرے تو اس میں یہ دعا پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَىَّ حُقُوْقًا	اے اللہ تعالیٰ تیرے مجھ پر بہت سے
كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِىْ وَ	حقوق ہیں ان معاملات میں جو تیرے
بَيْنَكَ وَحُقُوْقًا كَثِيْرَةً	اور میرے درمیان ہیں اور میری اور
فِيْمَا بَيْنِىْ وَبَيْنَ خَلْقِكَ	تیری مخلوق کے درمیان بہت سے
اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا	حقوق ہیں اے اللہ تعالیٰ جو تیرے
فَاغْفِرْهُ لِىْ وَمَا	حقوق ہیں انہیں معاف فرما اور جو
كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّىْ	تیری مخلوق کے حقوق ہیں انہیں مجھے
وَاَغْنِنِىْ بِحَلَالِكَ	پورا کرنے کی توفیق عطا فرما اور اپنے حلال
عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ	کے ساتھ حرام سے اور اپنی طاعت کے ساتھ
عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ	گناہوں سے اور اپنے اس فضل وکرم

عَنْ مَّنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ
الْمَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ
بَيْتَكَ عَظِيْمٌ وَّوَجْهَكَ
كَرِيْمٌ وَّاَنْتَ يَا اَللّٰهُ
حَلِيْمٌ، كَرِيْمٌ، عَظِيْمٌ
تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ
يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ بِوَسِيْلَةِ
سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

کے ساتھ جو اس کے علاوہ ہے ۔
مجھے غنی کر دے اے وسیع مغفرت
والے۔ اے اللہ تعالیٰ بیشک تیرا گھر
عظمت والا اور تیری ذات کریم اور تو
اے اللہ حلیم، کریم، عظمت و بزرگی والا
ہے معافی کو پسند کرنیوالا ہے مجھے بھی
اے رب حضور علیہ الصلوۃ والسلام جو انبیاء
اور مرسلین کے سردار ہیں انکے وسیلے سے معاف فرما

جب ساتواں چکر شروع کرے تو اس میں یہ دعا پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
اِيْمَانًا كَامِلًا وَّيَقِيْنًا
صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ
قَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا
ذَاكِرًا وَّرِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا
وَّتَوْبَةً نَصُوْحًا وَّتَوْبَةً

اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے کامل ایمان
اور سچا یقین اور وسیع رزق اور ڈرنیوالا
دل اور ذکر کرنے والی زبان طیب و
حلال رزق اور خالص توبہ جس
کے بعد کوئی گناہ نہ ہو اور موت
سے پہلے توبہ اور موت کے

قَبْلَ الْمَوْتِ وَلَا رَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ — وقت راحت اور موت کے بعد

وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ — مغفرت رحمت اور حساب کے

الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ — وقت معافی اور جنت کی کامیابی اور

وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ — دوزخ کے عذاب سے نجات کا

مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا — سوال کرتا ہوں اپنی رحمت کے

عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ — ساتھ اے غالب اور پیارے اے بخشنے

زِدْنِيْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ — والے رب میرے علم میں اضافہ کر دے

بِالصَّالِحِيْنَ — اور نیکوں کے ساتھ شامل کر دے۔

اگر ممکن ہو سکے تو ہر چکر کے بعد حجر اسود کا بوسہ لے اگر ممکن نہ ہو تو کسی چیز کا حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے اسے بوسہ دے دے طواف مکمل ہونے کے بعد ملتزم کے ساتھ ہاتھ دیوار کعبہ کے ساتھ بلند کرے اور رخسار کو اور سینہ کو بھی دیوار کے ساتھ ملا دے اور عاجزی و انکساری کے ساتھ اپنی زبان میں بھی دعا کرے بالخصوص عربی کی دعا ضرور پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ — اے اللہ تعالیٰ قدیم گھر کے مالک

اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ — ہماری اور ہمارے آباء و اجداد اور

آبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا
وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَا
ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ
وَالْمَنِّ وَالْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ
اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي
الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا
مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ
الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
عَبْدُكَ وَاقِفٌ تَحْتَ
بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ
مُتَذَلِّلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ
اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى
عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ يَا
قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ. اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ

ہماری ماؤں اور ہمارے بھائیوں
اور ہماری اولاد کی گردنوں کو دوزخ
کے عذاب سے آزاد کر دے اے جود و کرم
اور فضل اور مہربانی عطاء۔ اور احسان
کرنیوالے۔ اے اللہ تعالیٰ تمام معاملات
میں ہماری عاقبت و آخرت بہترین کر دے
اور دنیا کی رسوائی سے بچا اور آخرت کے
عذاب سے محفوظ کر دے یعنی بچا لے
اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں تیرے گھر
کے دروازے کے نیچے کھڑا ہوں
تیرے گھر کے دروازے کی چوکھٹ سے
لپٹا ہوا ہوں تیری ذات بے نیاز کے
سامنے ذلیل و خوار ہوں تیری رحمت
کی امید رکھتا ہوں اور تیرے دوزخ کے
عذاب سے ڈرتا ہوں اے ہمیشہ احسان و تفضل

ذِكْرِيْ وَتَضَعُ وِ	فرمانے والے اے اللہ میں تجھ سے
زْرِيْ وَتُصْلِحُ	سوال کرتا ہوں کہ میرے ذکر کو بلند کر دے
اَمْرِيْ وَتُطَهِّرُ	اور میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور میرے
قَلْبِيْ وَتُنَوِّرُ لِيْ فِيْ	معاملات کو درست کر دے اور دل کو پاک وصاف
قَبْرِيْ وَتَغْفِرُ لِيْ	کر اور قبر میں میرے لیے روشنی کر دے اور
ذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجٰتِ	میرے گناہوں سے درگذر و پردہ پوشی کر دے
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ	اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے جنت میں
اٰمِيْن	بلند مقام درجات عطا کر دے آمین یا رب العالمین۔

ملتزم سے فارغ ہوکر مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہوکر یا مسجد میں جہاں بھی جگہ مل جائے۔ دو رکعت نفل پڑھے اس کے بعد عشق و محبت سوز و جلن سے دعا کرے اور عربی کی دعا ضرور پڑھے۔ وہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ	اے اللہ تعالیٰ بے شک تو میرے
وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ	ظاہر و باطن کو جانتا ہے پس میرے
مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ	عذر کو قبول فرما۔ اور تو میری حاجت
حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ	کو جانتا ہے پس میرے سوال

سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ
نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ
ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ
قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا
حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا
یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ
لِیْ وَرِضًا مِّنْکَ بِمَا
قَسَمْتَ لِیْ اَنْتَ وَلِیِّ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ
بِالصّٰلِحِیْنَ. اَللّٰھُمَّ
لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا
ھٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ
وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ

کو پورا کر دے اور جو کچھ میرے دل و
جان میں ہے تو اسے جانتا ہے پس
میرے گناہوں کی بخشش کر دے۔ اے
اللہ تعالیٰ میں تجھ سے ایمان کامل کا
سوال کرتا ہوں جو میرے دل میں اتر
جائے اور سچے یقین کا سوال کرتا ہوں
تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ مجھے وہی
پہنچے گا جو تو نے میرے لیے لکھ دیا ہے
تیری طرف سے جو بھی میری قسمت و مقدر
میں ہے میں اس پر راضی ہوں۔ دنیا
اور آخرت میں تو میرا مالک ہے مجھے مسلمان
ہونے کی حالت میں موت دے اور نیکوں
کے ساتھ لاحق کر دے۔ اے اللہ اس مقام
پر ہمارا کوئی بھی گناہ معاف کرنے کے
بغیر نہ چھوڑ اور کوئی پریشانی دور کرنے

وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا	کے بغیر نہ چھوڑ اور ہر حاجت کو پورا
وَيَسَّرْتَهَا فَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا	کرنے کے بغیر اور آسان کرنے کے
وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَ	بغیر نہ چھوڑ۔ ہمارے تمام کام اور معاملات
نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ	آسان کر اور ہمارے سینوں کو کھول دے اور
بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا	ہمارے دلوں کو (اپنے) نور سے منور کر دے
اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ	اور اچھے عمال کے ساتھ ہمارا خاتمہ کر اے
وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ	اللہ ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں موت دے۔
غَيْرَ خَزَايَا وَلَا	اور صالحین (نیکوں) کے ساتھ ملحق کر دے بسوائے
مَفْتُوْنِيْنَ اٰمِيْنَ	رسوائی کے اور ہم امتحان و آزمائش میں نہ
يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔	پڑیں آمین اے رب العلمین۔

میقات سے باہر رہنے والوں کا حج کے لیے یہ پہلا طواف ہے اس طواف کو طواف قدوم کہتے ہیں اور یہ میقات سے باہر رہنے والے کے لیے ہی سنت ہے۔ دعا سے فارغ ہوکر آب زمزم خوب پیٹ بھر کر پی لے تاکہ ہر مرض سے شفا ہو اور پانی پینے کے وقت چہرہ کعبہ شریف کی جانب ہو اور پانی کو تین سانسوں میں پینا

چاہیئے۔ اس کے بعد خویش واقارب وغیرہ کے لیے دعا کریں۔
اور عربی کی اس دعا کو بھی ضرور پڑھیں وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ عِلْمًا	اے اللہ تعالیٰ بے شک میں تجھ سے
نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ	نفع دینوالے علم اور وسیع رزق اور ہر
شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ	بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

آب زم زم پینے کے بعد صفا پہاڑ پر چڑھے اور چہرے کو کعبہ شریف
کی طرف کرے اور اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ اور درود پاک
پڑھتے ہوئے ہاتھوں کو بلند کرے اور دعا کرے اور عربی دعا بھی پڑھے
وہ یہ ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق
شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ	نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک
وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ	نہیں۔ اسی کے لیے ہیں ملک اور تمام
وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ	تعریفیں اسی کے لیے ہیں زندہ کرتا
لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ	اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ ہے اس
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ	پر کبھی بھی موت طاری نہیں ہوگی اسی کے

قَدِیْرٌ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ — قبضۂ قدرت میں خیر و بہتری ہے وہ
وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ — ہر چیز پر قادر و برتر ہے اس کے سوا
مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ — کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہم خاص اسی ہی
وَلَوْکَرِہَ الْکَافِرُوْنَ — کی عبادت و پوجا کرتے ہیں دین خالص اسی کے
لیے اور اگرچہ کافر برا محسوس کریں۔

دعا کرنے کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کی نیت کرے وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ — اے اللہ میں صفا اور مروہ کے درمیان سات
بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ — چکر سعی کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تیری ارفع
سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِوَجْھِكَ — و اعلیٰ ذات کیلئے پس اسے میرے لیے آسان
الْکَرِیْمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ — کر دے اور میری طرف سے اسے
وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ — قبول و منظور فرما۔ آمین یارب العٰلمین

نیت کرنے کے بعد صفا سے مروہ کی طرف جانے کے لیے نیچے اترے اور اترنے کے دوران یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ بِسُنَّتِہٖ — اے اللہ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی	کی سنت کا عامل و پیرو کار بنا اور
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ	انہی کے دین پر موت عنایت کر اے
عَلٰی مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِیْ	سب سے زیادہ رحم کرنے والے مجھے اپنی
مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ	رحمت کے ساتھ گمراہ کرنے والے
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ	فتنوں سے محفوظ کر دے۔
الرَّاحِمِیْنَ۔	

نیچے اترنے کے بعد اپنے معمول کے مطابق مروہ کی طرف چلنا شروع کر دے جب میلین اخضرین کے پاس پہنچے تو ان کے درمیان تیزی سے دوڑ کر گذرے اور دوڑنے کے دوران یہ دعا پڑھے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ	اے رب کریم بخش اور رحم کر اور درگذر کر
عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ	اس سے جسے تو جانتا ہے، بلاشبہ جسے
مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ	تو جانتا ہے اسے ہم نہیں جانتے بیشک
الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اَللّٰهُمَّ	تو سب سے زیادہ عزت و اکرام والا ہے
اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ	اے اللہ اسے حج مبرور اور سعی مشکور اور
وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ	گناہ مغفور کر۔ اے اللہ تعالی میری اور

یَا مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ	میرے والدین اور تمام مسلمان مردوں
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا	اور عورتوں کی بخشش و مغفرت فرما اے
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ	دعاؤں کو قبول کرنے والے اے ہمارے
الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا	رب ہم سے یا مقبول و منظور کر۔ بیشک تو
اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ	سننے والا علم والا ہے اور ہماری توبہ
الرَّحِیْمُ رَبَّنَا اٰتِنَا	قبول فرما بیشک تو توبہ قبول کرنے والا رحم
فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً	کرنے والا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ دنیا
وَّفِی الْاٰخِرَةِ	اور آخرت میں ہمیں بھلائی و خیر
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ	عطا فرما اور دوزخ کے عذاب
النَّارِ ط	سے محفوظ فرما۔

میلین اخضرین سے دوڑ کر گذر جانے کے بعد مروہ تک معمول کے مطابق چلے اور مروہ پہاڑ پر چڑھے اور کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ درود شریف اور تلبیہ پڑھتے ہوئے ہاتھ آسمان کی طرف کرے اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کرے اور عربی کی وہی دعا پڑھے جو صفا پر پڑھی ہے۔ یہاں تک سعی کا ایک

چکر مکمل ہو گیا اسی طرح کے سات چکر لگانے ہیں اور مروہ سے اترتے وقت وہی دعا پڑھے جو صفا سے اترتے وقت پڑھی تھی صفا سے مروہ تک ایک چکر اور پھر مروہ سے صفا تک دوسرا چکر شمار ہوتا ہے اور سات چکروں میں وہی عمل کرنا ہے جو عمل پہلے چکر میں کیا ہے[1] سعی سے فارغ ہو کر دو رکعت نفل پڑھے اور عشق و محبت کے ساتھ دعا کرے پھر چاند کی آٹھویں تاریخ کو فجر کی نماز پڑھنے کے بعد منیٰ کی طرف روانہ ہو جائے تلبیہ تکبیر اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور درود شریف کا ورد وظیفہ جاری رکھے اور منیٰ میں نویں تاریخ کے سورج طلوع ہونے تک قیام کرے بہتر یہ ہے کہ مسجد خیف میں یا اس کے قریب سے قریب قیام کرے اور دن اور رات وہاں عبادت اور ذکر و فکر میں گذارے بہتر یہ ہے کہ سحری کے وقت خوب اچھے طریقے سے دعا کرے اور عربی کی یہ دعا بھی پڑھے۔

سُبْحَانَ الَّذِی فِی السَّمَآءِ ‏ پاک ہے وہ ذات جس کا عرش آسمان

---

[1] عورتوں کا صفا اور مروہ کی سعی کے دوران دوڑنا سخت منع ہے۔

عَرْشُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ
فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ
سُبْحَانَ الَّذِیْ
فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ
سُبْحَانَ الَّذِیْ
فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ
رَحْمَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ
فِی الْقَبْرِ قَضَائُہٗ
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی
الْھَوَاءِ رُوْحُہٗ
سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ
سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ
الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِیْ
لَامَلْجَأَ وَلَامَنْجَا اِلَّا اِلَیْہِ

میں ہے پاک ہے وہ ذات جس کا
زمین میں ٹھکانہ ہے پاک ہے وہ
ذات جس کا سمندر میں راستہ
ہے پاک ہے وہ ذات جس کا آگ
پر غلبہ وحکمرانی ہے پاک ہے وہ ذات
جس کی جنّت میں رحمت ہے .
پاک ہے وہ ذات جس کا ہوا پر کنٹرول
ہے پاک ہے وہ ذات جس نے آسمان
کو بلند کیا پاک ہے وہ ذات
جس نے زمین کو بچھایا
پاک ہے وہ ذات جس
کے سوا کوئی جائے پناہ
اور سہارا نہیں ۔

اور نویں تاریخ کا سورج طلوع ہونے کے بعد منیٰ سے عرفات کی طرف روانہ ہو جائے۔ اور عرفات میں قیام کرے اور سورج زوال سے ڈھلنے کے بعد امام یا اس کا نائب صحیح العقیدہ اہل سنت والجماعت نماز سے پہلے دو خطبے لوگوں کو سنائے اور ان میں لوگوں کو وقوف اور پڑھنے کے احکام اور طریقہ بیان کرے اس کے بعد لوگوں کو ظہر اور عصر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھائے اور دونوں نمازوں کے لیے ایک اذان پڑھے اور اقامت ہر ایک کی الگ الگ ہو گی۔ اگر امام کو کوئی بندہ نہ پا سکا یعنی امام کے ساتھ نہ مل سکا تو ہر ایک نماز کو اپنے وقت پر پڑھے اور عرفات کا نام میدان موقف ہے جہاں چاہے قیام کر سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ جبل رحمت کے قریب ٹھہرے اور اگر ممکن ہو سکے تو عرفات میں وقوف کے لیے عرفات میں غسل کرے بغیر صابن اور جسم کے ملنے کے اور عرفات میں ایک وادی ہے جس کا نام بطن عرنہ ہے اس میں کھڑا ہونا منع ہے۔ بطن عرنہ وادی کے نشانات موجود ہیں۔ اگر خود بخود پتہ نہ چلے تو کسی سے پوچھ لینا چاہیے جبل رحمت کے قریب یا عرفات میں جہاں بھی قیام کیا ہوا ہے وہاں سے چہرہ کو کعبہ معظمہ کی

طرف کرے تکبیر یعنی اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ تلبیہ اور درود شریف پڑھتے ہوئے ہاتھوں کو بلند کرے اور اپنے لیے والدین خویش واقارب اور دوستوں کے لیے خوف عاجزی وانکساری سے دعا کرے اتنی عاجزی ظاہر کرے کہ آنکھوں سے آنسوؤں کی قطار جاری ہوجائے اور خوف، آہ وزاری کرے اور کامل یقین رکھے کہ یہاں ضرور بضرور دعا قبول ہوگی اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور ساتھ یہ عربی دعا بھی پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَيْرَ غَدْوَةٍ	اے اللہ تعالیٰ میرے سفر حج کی صبح
غَدَوْتَهَا قَطُّ وَاقْرُبْهَا مِنْ	کو بہتر اور اچھی صبح کردے اور اسے
رِضْوَانِكَ وَابْعُدْهَا مِنْ	اپنی رضا کے قریب کردے اور اپنے
سَخَطِكَ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ	غصے کو اس سے دور کردے لے
تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ	اللہ میں نے تیری ہی طرف توجہ کی اور
وَوَجْهَكَ اَرَدْتُ فَاجْعَلْ	تیری ذات مقدسہ پر توکل کیا اور تیری
ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَحَجِّيْ	ذات کو میں نے چاہا پس میرے
مَبْرُوْرًا وَارْحَمْنِيْ وَلَا	گناہوں کو معاف فرما اور میرے حج کو
تُخَيِّبْنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ	حج مبرور بنا اور مجھ پر رحم فرما مجھے محروم

سَفَرِیْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ — ناکام نہ کر اور میرے سفر میں برکت کر دے
حَاجَتِیْ اِنَّکَ عَلٰی — اور عرفات میں میری حاجت پوری کر دے
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ — تو ہر کام کرنے پر طاقت و قدرت رکھتا ہے

جب سورج غروب ہو جائے تو امام اور لوگ پر وقار طریقے سے معمول کے مطابق چلتے ہوئے مزدلفہ میں مشعر الحرام کے قریب ٹھہریں اور امام لوگوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھائے اگر امام صاحب کے ساتھ جماعت میں شریک نہ ہو سکا تو اب اپنی مغرب اور عشاء دونوں کو مزدلفہ میں ادا کرے۔ مزدلفہ کے راستے میں نماز پڑھنا سخت منع ہے مزدلفہ میں نمازیں پڑھنے کے بعد کچھ دیر کرے پھر اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف و مگن ہو جائے حتیٰ کہ طلوع فجر ہو جائے تو امام اندھیرے میں لوگوں کو نماز پڑھائے یا جو جماعت کے ساتھ شریک نہ ہو سکے وہ بھی اپنی نماز اندھیرے میں پڑھے۔ اس کے بعد دعا میں امام اور لوگ مشغول ہو جائیں۔ خویش و اقارب دوستوں اور مسلمانوں کے لیے خوب دعا کرے۔ اور دعا کے دوران حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسل

کا ضرور خیال رکھے۔ مزدلفہ وادیٔ مُحَسِّر کے علاوہ جہاں بھی قیام کرے درست اور صحیح ہے محسر میں کھڑا ہونا منع بلکہ تیزی سے گذر جائے یہ وہ جگہ ہے جہاں اصحاب فیل نے قیام کیا تھا اور ان پر عذاب الٰہی نازل ہوا تھا۔ اس کی لمبائی تقریباً ۴۹۸ میٹر اور ایک فٹ ہے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد پہاڑ کے اوپر سے کنکریاں مارنے کے لیے چن لیں اور طلوع آفتاب سے پہلے پہلے مزدلفہ سے چلے جائیں اور چلنے کے دوران تلبیہ اَللّٰہُ اَکْبَر اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور درود شریف کا خوب ورد کریں۔ جب وادی محسر سے تیزی سے گذریں تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ	اے اللہ اپنے غضب سے ہمیں قتل نہ کر
وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ	اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر ان دونوں
وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ۔	امروں کے جاری ہونے سے پہلے ہمیں معافی دے

جب منیٰ میں پہنچ جائے تو سب سے پہلے جمرہ عقبہ یعنی مکہ مکرمہ سے جب آتے ہیں تو پہلے جو جمرہ آتا ہے وہ جمرہ عقبہ ہے اس کو کنکریاں مارے لیکن جمرہ کے قریب سے کنکریاں اٹھا کر مارنا منع ہے

اور پتھر توڑ کر کنکریاں بنانا بھی منع ہے۔ اور کنکریاں مارنے سے پہلے
دھولیں۔ تاکہ اچھی طرح پاک ہوجائیں۔ کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے
کہ کنکری کو شہادت کی انگلی اور انگوٹھا دونوں کے سامنے پکڑ کر مارے اور
کنکریاں مارتے وقت جمرہ سے کم از کم تین گز دور رہنا چاہیئے۔ اور
جب پہلی کنکری مارے تو تلبیہ پڑھنا چھوڑ دے اور ہر کنکری کے ساتھ
تکبیر کہے۔ تمام کنکریاں جمرہ کے اوپر لگنی چاہیں۔ اگر نیچے گر جائیں تو دوبارہ
مارنا ضروری ہیں۔ اور کنکریاں مارنے کے بعد جمرہ کے پاس کھڑا ہونا منع
ہے کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرے۔ اور قربانی کرنے کے بعد
سر منڈوائے یا بال کٹوائے لیکن بال منڈوانا افضل ہے۔ (جسے پنجابی
میں کہتے ہیں ٹنڈ کرانا) بال کٹوانے کا طریقہ یہ ہے کہ سر کے تمام بالوں
کو آدھا انچ کٹوا دے۔ بال کٹوانے کے بعد تین دنوں کے اندر اندر (۱۰،
۱۱، ۱۲، چاند) طواف کرے۔ لیکن پہلے دن طواف کرنا افضل و اعلیٰ ہے
اس طواف کو طوافِ زیارت کہتے ہیں جو فرض ہے اگر تین دنوں کے
بعد طواف کرتا ہے تو اسے دم دینا واجب ہوجائے گا۔ طواف کرنے کے
بعد واپس منیٰ میں جائے بارھویں تاریخ زوال کے بعد وہ جمرہ جو

مسجد خلیف کے قریب جسے جمرہ وسطی کہتے ہیں. پہلے اس کو کنکریاں مارے پھر جمرۂ اولیٰ جو عرفات، کی طرف پہلا ہے پھر جمرہ عقبہ کو مارے .
جمرہ اولی اور وسطی کے پاس کنکریاں مارنے کے بعد کھڑے ہو کر اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا بیان کرے. اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجے اور خویش واقارب، دوستوں اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کرے. اور تیرھویں کو بھی زوال کے بعد تینوں جمروں کو کنکریاں مارے اور سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے مکہ مکرمہ واپس چلا جائے اگر سورج غروب ہونے کے بعد جائے گا تو یہ مکروہ ہے اگر چودھویں تاریخ کی طلوعِ فجر منیٰ میں ہو جائے تو چودھویں کو بھی کنکریاں مارنا ضروری ہو جاتی ہیں یہ کنکریاں زوال کے پہلے مارنا ناجائز اور زوال کے بعد افضل اور سورج طلوع ہونے سے پہلے مارنا منع ہیں.
منیٰ سے فارغ ہو تو مکہ مکرمہ اور منیٰ کے درمیان ایک وادیٔ محصب ہے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں مشرکین مکہ نے قسم کھائی تھی کہ ہم شرک پر قائم اور بنی ہاشم سے الگ وجدار ہیں گے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج سے واپسی پر اس جگہ قصداً اترے اور مشرکین کی مخالفت کی اور اللہ

تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان فرمایا اس جگہ اترے اور کچھ دیر قیام کرے
یہاں قیام کے بعد جب مکہ مکرمہ پہنچے تو طواف کرے اس طواف کو طواف
وَدَاع کہتے ہیں اور یہ واجب ہے. طواف کے بعد آب زم زم پیئے
اپنے جسم پر بہائے خوب عشق و محبت کا اظہار کرتے ہوئے درود شریف
پڑھے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے اور دعا کرے اس کے بعد مدینہ
عالیہ جانے کے لیے تیاری شروع کر دے یہاں تک حج مفرد کرنے
کا طریقہ بیان کیا گیا ہے حج مفرد کے بعد حجِ قران اور حج تمتع کا بیان کیا
جاتا ہے.

حجِ قران کرنے کا طریقہ

بندہ جب میقات سے احرام باندھے تو احرام کے دو نفلوں کے
بعد یہ نیت کرے کہ اے اللہ تعالیٰ میں حج اور عمرہ کی نیت کرتا ہوں ان
دونوں کو میرے لیے آسان کر دے اور انہیں میری طرف سے مقبول
و منظور کر. نیت کرنے کی عربی عبارت کا اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے
احرام باندھنے کے بعد جب مکہ مکرمہ پہنچے تو سب سے پہلے طواف کرے
اور طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرے باقی چار چکروں میں اپنے

معمول کے مطابق پہلے طواف سے فارغ ہوکر مقام ابراہیم کے قریب دو رکعت نفل پڑھے اس کے بعد صفا ومروہ کی سعی کرے سعی کے بعد پھر دو نفل پڑھے دعا کرے جس طرح کہ طریقہ بیان ہو چکا ہے . دعا سے فارغ ہوکر دوبارہ حج کے لیے طواف قدوم کرے بغیر رمل کے اور طواف وغیرہ کے بعد صفا ومروہ کی سعی کرے یعنی مکمل حج کرے جس طرح کہ حج کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے . حج قران کرنے والے پر قربانی کرنی واجب ہو جاتی ہے . اگر قربانی کرنے کی طاقت نہیں تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور تیسرا روزہ یوم عرفہ یعنی نویں کے دن ہونا ضروری ہے اور سات روزے حج کے بعد رکھنے ہیں . اگر یوم عرفہ تک تین روزے نہ رکھ سکے تو پھر قربانی ہی قربانی ہے روزہ رکھنا جائز نہیں ہو سکتا .

یا اللہ ہم سب مسلمانوں کو حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنے کی برکت سے حج قران کرنے کی توفیق کامل عطا کر دے آمین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِوَسِیْلَۃِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ .

حج قران کے بعد اب حج تمتع کا بیان کیا جاتا ہے ۔

حج تمتع کرنے کے لیے چند شرطیں

حج تمتع کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں. (۱) عمرہ کا احرام حج کے احرام سے پہلے باندھا ہے. (۲) عمرہ حج کے دنوں میں کیا ہو. (۳) طواف کا اکثر حصہ یا مکمل طواف حج کے دنوں میں کیا ہو (۴) میقات سے باہر کا رہنے والا ہو (۵) حج اور عمرہ ایک ہی سال میں ہوں (۶) مکہ مکرمہ میں ہمیشہ رہنے کا ارادہ بھی نہ ہو. (۷) المام صحیح بھی نہ کیا ہو یعنی عمرہ کرنے کے بعد جہاں رہتا ہے وہاں واپس گیا ہو. اور قربانی کے لیے کوئی جانور بھی آگے نہ بھیجا ہوا ہو تو اسے المام صحیح کہتے ہیں (۸) جس حج تمتع کو کر رہا ہے اس حج یا عمرہ کو فاسد نہ کیا ہو.
جب یہ شرطیں پائی جائیں تو حج تمتع کرنا جائز ہوتا ہے ۔

حج تمتع کرنے کا طریقہ

حج تمتع کرنے کا ارادہ رکھنے والا جب میقات کے قریب پہنچے

غسل وغیرہ کر کے دو چادریں باندھے اور دو نفل بنیت احرام پڑھے صرف عمرہ کی نیت کرے اور تلبیہ وغیرہ پڑھتا ہوا مکہ مکرمہ پہنچے طواف کرے دو نفل طواف کے پڑھے صفا و مروہ کی سعی کرے جب طواف شروع کرے تو تلبیہ پڑھنا چھوڑ دے سعی کے بعد بال منڈوائے اب عمرہ کرنے والا حلال ہو گیا یعنی اس کا احرام ختم ہو گیا۔ پھر چاند کی آٹھویں تاریخ کو حج کے لیے مسجد حرام سے احرام باندھے مفرد کرنے والے کی طرح مکمل حج کرے اور رمی کرنے کے بعد ایک قربانی کرے جو کہ اس پر تمتع کی وجہ سے لازم و ضروری ہے ۔اگر قربانی کے لیے اس کے پاس رقم نہیں تو پھر تین روزے حج کے دنوں میں اور سات حج کے بعد رکھنے ضروری ہیں ۔اگر تمتع کرنے والے نے قربانی کے لیے جانور آگے روانہ کیا ہوا ہے تو عمرہ کرنے کے بعد حلال نہیں ہو گا۔ یعنی اس کا احرام عمرہ کرنے کے بعد ختم نہیں ہو گا۔ بلکہ حج کرنے کے بعد اس کا احرام ختم ہو گا اور قربانی دینے کے بعد دونوں احراموں سے فارغ ہو جائے گا ۔

دو جگہ اونٹ کی قربانی چھٹی کے طور پر لازم ہوتی ہے

(۱) وقوفِ عرفات کے بعد بیوی کے ساتھ صحبت کرنا۔ (۲) شتر مرغ کا شکار کرنا۔ ان دونوں صورتوں میں اونٹ چھٹی کے طور پر قربانی کرنا ضروری ہوجاتا ہے۔

عورت کے لیے اجازت

اگر عورت کو عرفات کے وقوف اور طواف زیارت کرنے کے بعد حیض شروع ہوگیا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق عورت بغیر طواف صدر کرنے کے مکہ مکرمہ سے واپس جاسکتی ہے اس پر دم یا بکری یا صدقہ وغیرہ لازم نہیں آتا۔ اگر طواف زیارت کرنے سے پہلے ماہواری کا خون شروع ہوگیا تو اب اس کا حج نہیں ہو گا۔ کیونکہ طواف زیارت کرنا فرض ہے اور آئندہ سال اسے قضا کرنا پڑے گا۔ اگر قضا نہیں کرے گی تو سخت گناہ گار ہوگی۔

واللہ اعلم بالصواب

وہ چیزیں جن سے دم کا تاوان چکتی دینی لازم ہوتی ہے

مکمل عضو پر خوشبو لگانا۔ سلا ہوا کپڑا پہننا ایک دن یا ایک رات
کی مدت کے برابر جیسا کہ شلوار یا قمیض یا جبہ وغیرہ سر کے چوتھائی حصہ
یا اس سے زیادہ بال کاٹنا۔ یا داڑھی منڈوانا سر پر مہندی لگانا اور نیل لگانا،
سر کو ایک دن ڈھانپ کے رکھنا۔ بغلوں سے بال اتارنا۔ زیر ناف حجامت
کرنا۔ ہاتھ اور پاؤں کے ناخن ایک مجلس میں کاٹنا۔ واجب کا ترک کرنا
ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کے ناخن کاٹنا۔ عورت کو شہوت کے ساتھ
بوسہ دینا یا اس کے جسم کو شہوت کے ساتھ چھونا۔ مزدلفہ کا وقوف ترک
کرنا۔ عرفات میں سے غروب آفتاب سے پہلے باہر نکلنا۔ تمام ایام
کی رمی کو چھوڑ دینا۔ دسویں کے دن کی رمی کو ترک کرنا۔ قربانی کے دنوں
کے بعد سر منڈوانا۔ طواف زیارت کو قربانی کے دنوں کے بعد کرنا۔ ان
چیزوں کے کرنے سے ہر ایک چیز کے بدلے ایک دم دینا لازم ہو جاتا ہے
دم سے مراد بکری، دنبہ۔ چھترہ یا اونٹ۔ بھینس۔ گائے میں سے ایک
حصہ مراد ہے اور قارن کو دو دم دینے لازم ہو جاتے ہیں ایک عمرہ

کا ایک حج کا۔

وہ چیزیں جن کے کرنے سے ایک بکری تاوان کے طور پر قربانی کرنا لازم ہو جاتی ہے

حج کا فاسد کرنا۔ سر منڈوانے کے بعد بیوی کے ساتھ صحبت کرنا۔
عمرہ کرنے والے کا طواف کے اکثر چکر پورا کرنے سے پہلے بیوی کے ساتھ
صحبت کرنا۔ عمرہ کے طواف کے اکثر چکروں کے بعد جماع کرنا۔ پہلی صورت
میں عمرہ ختم ہو گیا اسے قضا کرنا واجب ہے دوسری صورت میں بکری
ذبح کرنے کے بعد عمرہ مکمل ہو جائے گا۔ طواف قدوم پلید ہونے کی
حالت میں کرنا۔ طواف زیارت بغیر وضو کے کرنا۔ طواف صدر پلید ہونے
کی حالت میں کرنا۔ طواف زیارت کے تین یا اس سے کم چکر ترک کرنا۔
طواف صدر کے اکثر چکر ترک کر دینا یا اسے مکمل ترک کر دینا۔ صفا اور مروہ
کی سعی کو ترک کرنا۔ ہرن کو قتل کرنا۔ کفار کو قتل کرنا۔ اگر کسی نے عذر کی بنا پر
خوشبو لگائی یا کپڑے پہنے یا سر منڈوایا تو اسے بکری دینا یا تین روزے
رکھنا یا تین صاع گندم کے چھ مسکینوں پر صدقہ کرنا جائز ہے۔
ان چیزوں کے کرنے سے ہر ایک کے بدلے ایک بکری دینا لازم ہو جاتی

ہے ۔ دنبہ، چھترہ، بکرا یہ بکری کے حکم میں ہی شامل ہیں۔ اور قارن کو دو بکریاں دینا لازم ہو جاتی ہیں ایک عمرہ اور ایک حج کے لیے۔

وہ چیزیں جنکے کرنے سے ہر ایک کے بدلے ایک صاع یعنی سوا دو کلو گندم صدقہ کرنا لازم ہو جاتی ہے

عضو کے کسی حصہ پر خوشبو لگانا۔ سر کو کچھ دیر یا دن کے بعض حصہ میں ڈھانپ کر رکھنا۔ سر کے چوتھائی حصہ سے کم سر منڈوانا۔ ہاتھوں اور پاؤں کے پانچ ناخن یا پانچ سے کم کاٹنا۔ طواف صدر اور طواف قدوم بغیر وضو کے کرنا۔ طواف صدر کے تین چکر ترک کر دینا۔ تین جمرات میں سے کسی ایک کی رمی کو ترک کرنا۔ ان فعلوں میں سے کسی ایک فعل کے مرتکب ہونے سے سوا دو کلو گندم یا اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا ضروری و لازم ہے۔ حج قران کرنے والے کو ایک غلطی کے بدلے دو صاع دینے پڑیں گے ایک صاع حج کا اور ایک صاع عمرہ کا۔

حج فوت ہونے کا بیان

جس شخص نے حج کرنے کے لیے احرام باندھا اور دسویں تاریخ کی طلوع فجر تک اسے عرفات میں وقوف کرنے کا موقع نہ ملا۔ تو اس کا حج فوت ہو گیا یعنی اس کا حج نہ ہوا۔ اب وہ طواف اور سعی کر کے یعنی عمرہ کر کے احرام کو کھول دے اور آئندہ سال حج لوٹائے اس حج کے فوت ہونے کے بدلے اس پر دم لازم نہ ہوا۔ عمرہ کبھی بھی فوت نہیں ہوتا لیکن ذوالحجہ کی نو۔ دس۔ گیارہ۔ بارہ۔ تیرہ ان پانچ دنوں میں عمرہ کرنا مکروہ ہے۔ اگر حج قِران کرنے والے کا حج فوت ہو جائے تو وہ عمرہ کرنے کے بعد ایک اور طواف اور سعی کر کے سر منڈوا لے اب اس پر دم قِران ختم ہو گیا یعنی قربانی کرنی ضروری نہیں اور آئندہ سال حج کو دوبارہ قضا کرے۔ عمرہ قضا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اللہ ورسولہ اعلم بالصواب یا ربی

۲-۷-۱۴۰۵ھ ۸۵-۳-۲۵- بروز پیر شام

حج سے روکے جانے کا بیان

جب کسی شخص نے حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھا پھر وہ بیمار ہو گیا یا دشمن نے روک لیا تو اب روکے جانے والے پر لازم ہے کہ اگر صرف حج یا صرف عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا تو ایک قربانی کا جانور یا اس کے لیے رقم مکہ مکرمہ روانہ کر دے تاکہ وہاں حرم کے اندر قربانی کی جا سکے اور رکے جانے والے سے وقت و دن کا تعین کر لے کیونکہ قربانی کرنے سے پہلے احرام سے باہر آنا منع ہے جب وہ دن آئے جس دن کا وعدہ ہوا تھا اس دن احرام کھول دے اگر اس شخص نے حج قران کرنے کے ارادہ سے احرام باندھا ہوا تھا تو وہ دو قربانی کے جانور یا ان کی خرید کے لیے رقم روانہ کر دے جب رکاوٹ ختم ہو جائے تو جس نے صرف حج کا احرام باندھا ہو وہ آئندہ ایک حج اور ایک عمرہ قضا کرے۔ اگر عمرہ کا احرام تھا تو صرف ایک عمرہ ہی قضا کرے اگر حج قران کا احرام باندھا ہوا تھا تو ایک حج اور دو عمرے اس فوت شدہ حج کے بدلے قضا کرے۔ قربانی کے جانور روانہ کرنے کے بعد اس

کی رکاوٹ ختم ہو گئی اور اتنا وقت باقی ہے کہ اسی سال کا حج اور قربانی دونوں کو ادا کر سکتا ہے تو اب اس کے لیے حلال ہونا یعنی احرام کھولنا جائز نہیں تاوقتیکہ وہ حج نہ کرے۔

قربانی کی قسمیں باعتبار جانور کے اور اسکے احکام

جانوروں کے لحاظ سے قربانی کی تین قسمیں ہیں (۱) اونٹ (۲) گائے اور بھینس (۳) بکری، دنبہ، چھترہ اونٹ پانچ سال سے کم اور گائے اور بھینس دو سال سے کم اور بکری ایک سال سے کم نہ ہو اگر دنبہ یا چھترہ کا چھ ماہ کا بچہ اتنا صحت مند ہو کہ ایک سال کا نظر آئے اور قربانی کے جانوروں کو کوئی عیب اور نقص نہ ہو۔ جیسا کہ کسی کا مکمل یا اکثر حصہ کان کا کٹا ہوا نہ ہو۔ دم اور ہاتھ یا پاؤں کٹا ہوا نہ ہو۔ اتنا لنگڑا نہ ہو کہ چل کر ذبح ہونے والی جگہ تک نہ جا سکے۔ کمزور و لاغر نہ ہو تو ایسے جانوروں کو ہدی کے طور پر حرم مکہ مکرمہ کے لیے روانہ کرنا اور باقی ہر جگہ پہ قربانی کے لیے ذبح کرنا جائز اور درست ہے گائے، بھینس اور اونٹ ہیں سات حصے جائز ہیں بشرطیکہ سب کی نیت اللہ تعا

کی قربت یعنی عبادت کی ہو۔ اگر کسی ایک کا ارادہ صرف گوشت حاصل کرنے کا ہے تو باقی چھ احباب کی قربانی جائز نہیں۔ یعنی قربانی ہی نہیں ہو گی۔ حج قران۔ حج تمتع اور نفلی حج کی قربانی سے گوشت کھانا جائز ہے اس کے علاوہ حاجی کے لیے باقی ہر قربانی سے گوشت کھانا منع ہے وہ غرباء کا حق ہے حج قران اور حج تمتع کی قربانی دسویں، گیارھویں۔ بارھویں کو ذبح کرے اور باقی قربانیوں کو جب چاہے ذبح کر سکتا ہے اور تمام قربانیوں کے لیے شرط یہ ہے کہ حرم میں ذبح کی جائیں افضل و اعلیٰ ترین بات یہ ہے کہ قربانی کرنے والا خود ذبح کرے۔ اگر خود نہیں ذبح کر سکتا تو جو بہتر ذبح کرنا جانتا ہے اس سے ذبح کروایا جائے۔ قربانی والے جانور کا تمام سامان یعنی رسی اور اس کا بوجھ اٹھانے والا سامان وغیرہ سب غرباء میں صدقہ کر دے قصائی کو اجرت کے بدلے اس جانور کی کوئی چیز بالکل نہ دے قربانی کے جانور کا دودھ دوہنا منع ہے اگر دوہنے کے بغیر چارہ نہ ہو تو دودھ کرا سے غرباء میں تقسیم کر دے یہ وہ قربانیاں ہیں جو حرم کے اندر حاجی لوگ کرتے ہیں جسے حج کی اصطلاح میں ہدی کہتے ہیں۔

اب اس قربانی کے بارے کچھ بیان کیا جاتا ہے جو لوگ حرم سے باہر قربانی کرتے ہیں اس بارے میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے خطیب مولانا محمد سعید احمد صاحب نے قربانی کے مسائل ایک رسالہ میں لکھے ہیں میں انہی مسائل کو بعینہٖ نقل کرتا ہوں تاکہ عوام الناس کے لیے فائدہ عام ہو جائے اور میرے لیے توشۂ آخرت بن جائے۔ وہ یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

تمہید

ہمارے ملک میں بعض حلقوں کی طرف سے قربانی کے خلاف یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا جاتا ہے کہ قربانی کوئی شرعی حکم نہیں بلکہ ایک غلط اور نقصان دہ رسم ہے جو ملاؤں کی ایجاد ہے۔ مگر یہ پروپیگنڈہ سراسر غلط اور گمراہ کن ہے کیونکہ قربانی مسائل میں سے ہے جن پر ابتدائے اسلام سے لیکر آج تک مسلمانوں

کا اتفاق چلا آرہا ہے۔

قربانی کا حکم قرآن میں

خود قرآن کریم میں قربانی کا حکم واضح الفاظ میں موجود ہے اللہ تعالےٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا، فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ (کوثر) دوسری جگہ فرمایا۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا	اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی
لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى	کا ایک طریقہ مقرر کیا تاکہ وہ ان جانوروں
مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ	پر اللہ تعالےٰ کا نام لیں جو اس نے
الْاَنْعَامِ ؕ	انہیں عطا کیے ہیں۔ (الحج، ۵)

قرآن کریم میں اور بھی بہت سی آیات ہیں جن میں قربانی کا ذکر موجود ہے۔

قربانی کا حکم حدیث میں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث میں قربانی کو

واجب وضروری قرار دیا ہے۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّانَا۔	جو شخص طاقت رکھتا ہو، اور پھر قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْاَضْحٰی يَوْمٌ يُضَحِّي النَّاسُ۔ (ترمذی)	عید بقر کا دن وہ دن ہے جس میں لوگ قربانی کرتے ہیں۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال تک تشریف فرما رہے اور ہر سال قربانی کرتے رہے۔ (ترمذی شریف)

آئمہ اربعہ اور قربانی

فقہ کے چاروں امام حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام مالک،

حضرت امام شافعی، اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ اور ان کے تمام مقلّدین قربانی کے قائل ہیں۔ پھر چودہ سو سال سے تمام دنیا کے مسلمان قربانی کے پابند چلے آئے ہیں اور کسی نے اس کا انکار اور اس کی مخالفت نہیں کی۔ ان تمام دلائل کے ہوتے ہوئے چند مادر پدر آزاد افراد کا قربانی کو ملّاؤں کی ایجاد قرار دینا امّت مسلمہ کو ایک فتنہ و گمراہی میں مبتلا کرنا ہے۔ اور قرآن و حدیث اور اجماع امّت کا انکار ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہر فتنے سے محفوظ رکھے۔

قربانی کے چند ضروری مسائل

اب قربانی کے چند ایک ضروری مسائل پیش کیے جاتے ہیں۔ یہ مسائل ذہن میں رکھنے ضروری ہیں۔

مسئلہ ۱۔ قربانی ہر مالکِ نصاب پر واجب ہے یہاں مالداری سے وہ مراد ہے جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے وہ مراد نہیں جس سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ قربانی صرف مردوں پر واجب نہیں، بلکہ عورت اگر صاحبِ نصاب ہو تو اس پر بھی قربانی

واجب ہے۔ نابالغ پر قربانی واجب نہیں۔ (دُرِّ مختار)

مسئلہ ۲۔ جو شخص حاجت کے سوا دو(۲) سو درم یا کسی اس چیز کا مالک ہو جس کی قیمت دو(۲) سو درم ہو وہ شریعت کی نگاہ میں مالدار ہے۔ اس پر قربانی واجب ہے۔ حاجت سے مراد رہنے کا مکان خانہ داری کا سامان جس کی حاجت ہوتی ہے۔ نیز سواری کا جانور اور خادم اور پہننے کے کپڑے ہیں۔ ان کے سوا جو چیزیں ہوں وہ حاجت سے زائد ہیں۔

مسئلہ ۳۔ ایک مکان جاڑے کے لیے اور ایک گرمی کے لیے یہ حاجت میں داخل ہے ان کے علاوہ اس کے پاس تیسرا مکان ہو یا کرایہ پر دیے ہوئے کوارٹر ہوں، تو اس پر قربانی واجب ہے گھر میں پہننے کے کپڑے، کام کاج کے وقت پہننے کے کپڑے اور جمعہ عید اور دوسرے موقعوں پر پہن کر جانے کے لیے کپڑے، سب حاجت میں داخل ہیں اور ان تین جوڑوں کے سوا اگر چوتھا جوڑا موجود ہو، اگر وہ دو سو درم کا ہے تو قربانی ہے۔ یہی حکم بستروں کا ہے۔

مسئلہ ۴۔ شرکت میں گائے وغیرہ کی قربانی ہوئی تو گوشت

وزن کر کے تقسیم کرنا لازم ہے۔

مسئلہ ۵۔ قربانی کا وقت دسویں ذوالحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے۔ یعنی تین دن اور دو راتیں مگر رات میں ذبح کرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۶۔ شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے۔ لہذا نمازِ عید سے پہلے قربانی نہیں ہو سکتی اور دیہات میں چونکہ نمازِ عید نہیں ہے۔ یہاں طلوعِ فجر کے بعد سے ہی قربانی ہو سکتی ہے۔ اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہو تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی جائز ہے چاہے خود ابھی نماز نہ پڑھی ہو۔

قربانی کا جانور

قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں، اونٹ، گائے، بکری ہر قسم میں ان کی جتنی نوعیں ہیں سب داخل ہیں ان سب کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ ۷۔ قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہیئے۔ اونٹ پانچ سال کا، گائے بھینس دو سال کی، بکری ایک سال کی، اس سے کم

عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو افضل ہے۔

مسئلہ ۸ - دُنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔ تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (در مختار)

مندرجہ ذیل جانوروں کی قربانی جائز نہیں

۱۔ جس کا سینگ مینگ تک ٹوٹا ہوا ہو۔ (۲) اندھا (۳) کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ (۴) اتنا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔ (۵) لنگڑا جو قربان گاہ تک چل کر نہ جا سکے (۶) ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو۔ (۷) جس کا کان تہائی حصہ سے زیادہ کٹا ہو۔ (۸) جس کی چکی یا دم تہائی حصہ سے زیادہ کٹی ہو۔ (۹) جس جانور کی نظر تہائی سے زیادہ جاتی رہی ہو (۱۰) جس کے دانت نہ ہوں (۱۱) جس کے تھن کٹے ہوں یا خشک ہو چکے ہوں (۱۲) جس کی ناک کٹی ہو۔ (۱۳) علاج کے ذریعے جس کا دودھ خشک کر دیا گیا ہو۔ (۱۵) جس جانور کا پاؤں کاٹ لیا گیا ہو۔

مسئلہ ۹ - قربانی کا جانور مر گیا تو صاحبِ نصاب پر دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ قربانی سے سب شرکار کی نیت خوشنودی رب تعالیٰ ہونی چاہیئے اگر کسی کی نیت گوشت کھانے کی ہے تو سب کی قربانی خراب ہوگی۔

مسئلہ ۱۱۔ بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور خوب فربہ اور خوبصورت اور بڑا ہو۔

مسئلہ ۱۲۔ ذبح کرنے سے پہلے چھری کو تیز کر لیا جائے اور ذبح کے بعد جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے، اس کے تمام اعضاء سے روح نہ نکل جائے، اس وقت تک ہاتھ پاؤں نہ کاٹیں اور نہ چمڑا اتاریں۔

مسئلہ ۱۳۔ بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے، اگر اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو۔ اور اچھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو حکم دے وہ ذبح کرے۔ مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقت قربانی وہاں موجود ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا "کھڑی ہو جاؤ اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو کہ اس کے خون کے پہلے ہی قطرہ میں جو کچھ گناہ کیے ہیں، سب کی مغفرت ہو

جائے گی"، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی" یہ آپ کی آل کے لیے خاص ہے یا آپ کی آل کے لیے بھی اور عام مسلمین کے لیے بھی" فرمایا "میری آل کے لیے بھی ہے اور تمام مسلمین کے لیے بھی۔ (عالمگیری زیلعی)

مسئلہ ۱۴- قربانی کے لیے جانور خریدا تھا، قربانی کرنے سے پہلے اس کے بچہ پیدا ہو، تو بچہ کو بھی ذبح کر ڈالے اور اگر بچہ کو فروخت کر دیا ہو تو اس کا ثمن صدقہ کرے۔ اگر قربانی کے ایام گزر گئے تو اس کو زندہ صدقہ کرے اگر دوسرے سال تک وہ بچہ موجود ہے تو اس سے دوسرے سال کی قربانی ادا نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۵- قربانی کی اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہے تو اسے بھی ذبح کر دے اور اسے صرف میں لا سکتا ہے اور مرا ہوا بچہ ہو تو اُسے پھینک دے، مردار ہے۔

مسئلہ ۱۶- مویشی خانہ کے جانور ایک مدت مقررہ کے بعد نیلام ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ خرید لیتے ہیں، اس کی قربانی جائز نہیں، کیونکہ یہ جانور اس کی ملک نہیں۔

قربانی کا طریقہ

قربانی کرنے سے پہلے اسے چارہ پانی دیں، بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں۔
ں کے سامنے دوسرے کو ذبح نہ کریں، پہلے سے چھری تیز کرلیں۔ ایسا
کریں کہ جانور گرانے کے بعد اس کے سامنے چھری تیز کی جائے۔ جانور
بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کو اس کا منہ ہو اور اپنا داہنا پاؤں اس
کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کیا جائے۔ ذبح سے پہلے یہ دعا
پڑھی جائے۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ
اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ
عٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
للّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یہ الفاظ پڑھ کر ذبح
رے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ
بْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ

تعالیٰ علیہ وسلم ؕ اس طرح ذبح کرے کہ چاروں رگیں یا کم ازکم تین رگیں کٹ جائیں. اس سے کم نہ کاٹیں۔ پھر جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے یعنی جب تک اس کی روح بالکل نکل نہ جائے اس کے نہ پاؤں وغیرہ کاٹیں نہ کھال اتاریں. قربانی کرنے والا بقرعید کے دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھائے اس سے پہلے کوئی چیز نہ کھائے یہ مستحب ہے.

فائدہ

احادیث سے ثابت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی طرف سے قربانی کی۔ یہ حضور کے بے شمار الطاف میں سے ایک خاص کرم ہے کہ اس موقعہ پر بھی امت کا خیال فرمایا اور جو لوگ قربانی نہ کر سکے ان کی طرف سے خود ہی قربانی ادا فرمائی۔

جب حضور نے امت کی طرف سے قربانی کی، تو جو مسلمان صاحب استطاعت ہو وہ اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی قربانی کرے تو زہے نصیب۔

حج بدل فرضی کے لیے شرائط

بندہ ایسی مرض میں مبتلا ہو جس کا موت تک ختم ہونے کا امکان نہ ہو حج فرض بھی ہو۔ کوئی ایسا عارضہ لاحق ہو جس سے ساری عمر حج ادا کرنے پر قدرت حاصل نہ ہو۔ جس کی طرف سے حج کرنا ہے وہ حج کرنے کا حکم بھی دے۔ حج کے تمام اخراجات اس کے مال سے ہوں۔ جب یہ سب شرطیں پائی جائیں تو فرضی حج بدل کسی سے کروانا درست و صحیح ہے۔ ایسی مرض یا کوئی ایسا عارضہ لاحق تھا۔ جس کے ختم ہونے کا امکان نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اگر وہ مرض یا عارضہ ختم ہو گیا ہے جیسا کہ نابینا بینا ہو گیا تو اس فرضی حج بدل کو دوبارہ کرنا ضروری نہیں اور نفلی حج بدل کے لیے کوئی شرط اور پابندی نہیں جب چاہے جس کی طرف سے چاہے جس جگہ سے چاہے کر سکتا ہے کوئی ممانعت نہیں۔

مسئلہ:۔ اگر مرنے والے نے وصیت کی کہ میرے مال سے حج بدل کرا دیا جائے وارثوں نے اپنے مال سے حج بدل کرا دیا تو اس کی طرف حج نہیں ہوگا۔ اگر وارث نے یا کسی دوسرے شخص نے میت

کی طرف سے اس نیت کے ساتھ اپنا مال خرچ کر کے حج کیا کہ میت کے ترکہ سے وصول کر لیں گے تو میت کی طرف سے حج بدل ہو جائے گا بہتر یہ ہے کہ ایسے شخص کو حج بدل کے لیے بھیجے جو حج کے احکام سے واقفیت رکھتا ہو۔

مسئلہ:۔ فرضی حج بدل کرنے کے بعد جو بھی پیسہ ساز و سامان برتن وغیرہ بچ گئے ہیں وہ وارث کو واپس کرنے ضروری ہیں۔ اگر واپس نہیں کرے گا تو گناہ لازم ہو گا۔ اگر اس نے جانے سے پہلے شرط لگائی تھی کہ باقی ماندہ مال میں رکھ لوں گا۔ اور مالک نے شرط قبول کر لی تو پھر بھی مال متاع واپس کرنا ضروری ہے۔ اگر مالک اپنی خوشی سے کہہ دے کہ جو کچھ بچے وہ تیرا ہے تو اس کیلئے وہ مال استعمال کرنے سے کوئی گناہ لازم نہیں ہوتا۔

حج کے بارے میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔

لوگوں میں سے جو اللہ تعالیٰ کے گھر (یعنی کعبہ معظمہ) تک جانے کی طاقت و قدرت رکھتا ہے اس پہ اللہ تعالیٰ کے لیے خالص حج ہے۔ بڑے بڑے فرائض میں سے ایک حج ہے۔ جو آدمی صحت مند، عقل والا، بالغ، مسلمان اور مال و دولت اسے حاصل ہو اس پر حج کرنا فرض ہے (اس کا مختصر بیان یہ ہے) میقات سے احرام باندھے۔ عرفات میں وقوف کرے۔ طواف زیارت اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرے۔

حرم شریف میں بغیر احرام کے جانا منع ہے۔ حرم کو حرم اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں مقام ابراہیم اور

امن کی جگہ ہے۔ پس ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو
مقام ہیں ایک مقام دل۔ دوسرا مقام تن۔ مقام تن مکہ مکرمہ
ہے اور مقام دل ؑ اللہ تعالیٰ کے ساتھ الفت ومحبت ہے
جو بندہ آپ کے مقام تن کا ارادہ کرے تو اسے چاہیئے کہ
تمام خواہشات ،شہوات ، لذات ، سے اعراض کر کے
کفن (کی دو چادریں) پہن لے۔ اور حلال شکار کرنے
سے رک جائے۔ تمام حواس کو بند کر کے عرفات میں حاضر
ہو جائے اور کنکریاں چن لے کعبہ معظمہ کا طواف کرے اور
منیٰ میں واپس آئے اور تین دن وہاں ٹھہرے دوسرا وہاں
کنکریاں اپنے اپنے موقع ومحل کی مناسبت اور شرائط کے
لحاظ سے مارے۔ وہاں ہی بال کٹوائے اور قربانی کرے

اس کے بعد سلے ہوئے کپڑے (وغیرہ) پہنے۔

یہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقامِ تن
وجسم کا مقام تھا)، اور پھر جب تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے مقام دل تک پہنچنے کا قصد و ارادہ کرے

تو تمام دنیاوی الفت و محبت والی چیزوں سے اعراض اور لذتوں اور راحتوں کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کے غیر کی یاد سے کنارہ کش ہو جائے اس لیے کہ دنیا کی محبت و الفت سے منع کیا گیا ہے۔ (یہ اس کے باطن کا احرام ہو گیا) اب وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کی عرفات میں وقوف کرے۔ اور وہاں سے اللہ تعالیٰ کی اُلفت و محبت کے مزدلفہ کا ارادہ کر کے اس میں پہنچ جائے۔ اور اس جگہ سے اپنے باطن کو بے مثل و بے مثال ذات کی بارگاہ کے حرم میں طواف کے لیے بھیج دے۔ اور خواہشات کی کنکریاں اور وسوسوں کو دل سے ایمان کی منیٰ میں پھینک دے (بلکہ دفن کر دے تاکہ آئندہ ان کی بیماریوں سے ہمیشہ کے لیے محفوظ و مامون ہو جائے) اور نفس کو مجاہدہ کی قربان گاہ میں قربان کر دے تاکہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقامِ خُلت و دل یعنی اللہ تعالیٰ کی دوستی تک پہنچ جائے۔ (یہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقامِ دل کا

مقام ہے) پس جب بندہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے مقامِ تن یعنی ہر لحاظ سے تیار ہو کر حج کے لیے مکہ مکرمہ
حرم کی حدود میں پہنچ جاتا ہے تو دشمن کی شمشیر و تلوار
سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (کیونکہ قرآن و سنت کے مطابق
جب بندہ حرم میں داخل ہو جائے تو اسے تکلیف پہنچانا
منع ہے اگرچہ کتنا ہی بڑا مجرم ہو۔) اور (جب بندہ) حضرت
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقامِ دل تک پہنچتا ہے
تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے لاتعلقی و دوری اور اس کے
متعلقات و اخوات سے محفوظ و مامون ہو جاتا ہے۔ (چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْحَاجُّ وَفْدَ اللّٰہَ
یُعْطِیْھِمْ مَاسَاَلُوْا وَیَسْتَجِیْبُ لَھُمْ مَادَعَوْا۔
ترجمہ:۔ حجاج کرام اللہ تبارک وتعالیٰ کے وفد ہیں جو وہ چاہتے
ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دیتا ہے جو وہ دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ
اسے قبول کرتا ہے۔ ایک گروہ جاہ و مرتبہ چاہتا ہے
اور اولیاء اللہ کی جماعت اپنے لیے نہ دعا کرتی ہے

اس سے کچھ چاہتی ہے۔ جس حالت میں بھی وہ رکھے۔
اسے تسلیم کرتے ہیں جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے کیا۔ (چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے مخاطب ہوکر فرمایا) اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ
ترجمہ:۔ جب اس کے رب نے اسے کہا میری فرمانبرداری کر
اللہ تعالیٰ حکایتاً فرماتا ہے کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے جواب دیا۔ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
ترجمہ:۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی فرمانبرداری کو میں نے قبول کیا۔

جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوستی
میں مقامِ خلت پر پہنچے تو دنیا کے تمام تعلقات سے
دور ہو گئے اور دل اللہ تعالیٰ کے غیر سے منقطع ہو
گیا تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کے ایمان کے جلوے
اور آپ کو مخلوق پر برتر کیا جائے تو نمرود کو آپ پر
مسلط کر دیا تاکہ ابراہیم علیہ السلام اور ان کے والدین
کے درمیان جدائی پیدا کر دے اور اس نے آگ جلائی

اور ابلیس بھی وسوسے ڈالنے کے لیے آگیا اور نمرود نے منجنیق بنوائی آپ کو گائے کے چمڑے میں سی کر منجنیق کے پلہ میں رکھ دیا۔ حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منجنیق کا پلّہ پکڑا اور کہا۔ هَلْ لَكَ حَاجَةٌ۔ کیا تمہیں کوئی حاجت ہے۔

آپ نے جواب دیا۔ اَمَّا اِلَيْكَ فَلَا۔ لیکن تجھ سے مجھے کوئی حاجت نہیں۔

حضرت جبرائیل نے کہا آپ کو اللہ تعالیٰ سے بھی حاجت نہیں ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا حَسْبِيْ مِنْ سُؤَالِيْ عِلْمُهٗ بِحَالِيْ مجھ کو یہی پسند ہے کہ وہ جانتا ہے کہ مجھے اس کی رضا کے لیے آگ میں پھینک رہے ہیں۔ اس کے علم نے میری زبان سے سوال کو منقطع کر دیا اور محمد بن فضل رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے تعجب ہے کہ لوگ اس کے گھر کو دنیا میں تلاش کرتے ہیں (لیکن) اپنے دل

کے اندر اس کے مشاہدے کو کیوں نہیں طلب کرتے۔ کہ ایک وقت ہوتا ہے کہ گھر موجود ہوتا ہے ایک وقت ہوتا ہے کہ گھر موجود نہیں ہوتا۔ اور دل میں ہر وقت اس کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کعبہ معظمہ کو دیکھنا لوگوں پر سال میں ایک مرتبہ فرض کیا ہے لیکن دل جسے اللہ تعالیٰ چوبیس گھنٹوں میں تین سو ساٹھ مرتبہ دیکھتا ہے اس کی زیارت اس سے زیادہ اہم و خاص ہے۔ اہل تحقیق اور اہل تصوف مکہ مکرمہ کے سفر کے راستہ میں ہر قدم پہ ایک نشان پاتے ہیں۔ جب حرم مکہ مکرمہ میں پہنچتے ہیں تو ہر ایک ان صوفیا میں سے انعام و اکرام حاصل کرتا ہے۔ اور حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ جو عبادت کے ثواب اور جزا کے قیامت پر موقوف کرتا ہے (تو اس کا مقصد یہ ہوا) کہ بندے نے آج کے دن کوئی عبادت وغیرہ نہیں کی حالانکہ عبادت اور مجاہدے کا ثواب اسی وقت عطا فرماتا ہے۔ یعنی بندے کو فوراً ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں آپ فرماتے

ہیں کہ پہلے حج میں میں نے صرف اللہ تعالیٰ کے گھر کو دیکھا۔ دوسری بار اللہ تعالیٰ اور اس کے گھر دونوں کو دیکھا۔ تیسری بار جب میں نے حج کیا تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں دیکھا۔ مختصر یہ کہ حرم وہ جگہ نہیں جہاں مجاہدہ ہوتا ہے بلکہ حرم وہ جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ اور اس کی تعظیم ہوتی ہے۔ اور وہ بندہ جس کے لیے جہان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی قربت و محبت اور خلوت کا باعث نہیں بنتی تو وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی دوستی کے ذروں سے بھی کہیں دور ہوتا ہے یعنی اسے دوستی کی ہوا بھی نہیں پہنچتی اور جب بندہ مکاشف ہو جاتا ہے۔ یعنی جب اس کے دل کی آنکھ کھل جاتی ہے تو تمام چیزیں اس کے لیے حرم مکہ و کعبہ بن جاتی ہے۔ اور بندہ جب حجاب میں ہوتا ہے یعنی اس کے دل کی آنکھ بند ہوتی ہے اس وقت حرم مکہ و کعبہ میں سب سے زیادہ اندھیرا ہوتا ہے (حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کسی شاعر کا ایک مصرع نقل کرتے ہیں ع۔ اَظْلَمُ الْاَشْیَاءِ دَارُ الْحَبِیْبِ بِلَا حَبِیْبٍ۔ ترجمہ۔ سب

سے زیادہ اندھیرا دوست کے اس گھر میں ہوتا ہے جس میں دوست موجود نہیں ہوتا۔

پس دوستی کے مقام خلت میں مشاہدہ اور اس کی رضا کی قدر و قیمت ہے۔ اس لیے کہ کعبہ معظمہ کے دیدار کو مشاہدہ رضاء اور خلت حاصل کرنے کے لیے سبب بنایا ہے۔ نہ کہ اس کی قدر و قیمت اور عمارت کو بنایا ہے۔ ہر سبب کا تعلق مسبب الاسباب کے ساتھ ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔ اس کی رضا کے لیے ہر سبب کو اختیار کرے یعنی نماز پڑھے۔ روزہ رکھے۔ زکوٰۃ دے۔ راستے سے کانٹے پتھر وغیرہ دور کرے مسلمانوں کی ان کی جائز ضرورت کے مطابق خدمت کرے۔ یہ سب اسباب ہیں پتہ نہیں کس سبب و ادار سے اس کی مراد، تمنا اور آرزو پوری ہو جائے۔ پس اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی وادیوں اور جنگلوں کی مسافت طے کرنے سے حرم کی ذات مراد نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کے دوستوں کے لیے حرم کو دیکھنا حرام ہوتا ہے بلکہ انہیں جو بے چین کرتے

والا شوق وہاں تک لے جاتا ہے اس سے مراد مجاہدہ اور
اپنی آرزوؤں کو اس کی دائمی محبت کے لیے پیش کرنا مقصود
ہوتا ہے ایک شخص حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے
پاس آیا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہاں سے آرہے ہو۔ اس
نے کہا میں حج کر کے آرہا ہوں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ
علیہ نے اسے کہا کیا تو نے حج کیا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں۔
آپ نے کہا جب تو نے اپنے گھر اور وطن سے حج کا سفر
شروع کیا۔ تو نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی۔ اس نے
کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پس تو نے حج کا سفر ہی نہیں کیا۔
پھر آپ نے پوچھا جب تو اپنے گھر سے چلا۔ اور راستے
میں جن مقامات پر تو نے راتیں گزاری ہیں ان مقامات میں اللہ
تعالیٰ کے قرب کے کسی مقام کو طے کیا ہے۔ اس نے
کہا نہیں۔ آپ نے کہا تو نے کسی مقام کو طے ہی نہیں کیا۔
پھر آپ نے اس سے پوچھا جب تو نے میقات سے احرام
باندھا اور ظاہری عادتیں تبدیل کیں۔ جیسا کہ سلے ہوئے

کپڑے وغیرہ اور سر کو ڈھانپنا چھوڑ دیا۔ اسی طرح تو نے
بشری صفات سے جدائی حاصل کی۔ اس نے کہا نہیں۔آپ
نے فرمایا پس تو مُحرِم ہی نہیں ہوا۔ پھر آپ نے پوچھا جب
تو عرفات میں ٹھہرا تو اللہ تعالیٰ کے مشاہدے کے کشف کا
کچھ موقع ملا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پس
تو عرفات میں کھڑا ہی نہیں ہوا۔ پھر آپ نے پوچھا۔ جب تو
مزدلفہ میں پہنچا اور تیری مراد پوری ہو گئی تو کیا تو نے تمام
نفسانی مرادوں کو ترک کیا۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا
تو مزدلفہ میں گیا ہی نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا جب تو نے
خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ تو کیا تو نے اپنی باطنی آنکھ کے ساتھ
اللہ تعالیٰ کے جمال کی عمدگی و پاکیزگی کے محل کو دیکھا اس
نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو نے طواف ہی نہیں کیا۔ پھر
آپ نے پوچھا۔ جب تو نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی
یعنی دوڑا تو کیا صفا کے مقام و مرتبہ اور مروہ کے درجے کو
پایا۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو نے ابھی تک سعی

کی ہی نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا۔ جب تو منیٰ میں آیا۔ تو تو نے اپنی آرزوؤں کو چھوڑ دیا۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا ابھی تک تو منیٰ میں گیا ہی نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا جب تو قربانی کرنے کی جگہ آیا اور قربانی کی تو کیا تو نے اپنی نفسانی خواہشات کو بھی قربان کیا۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو تو نے ابھی تک قربانی کی ہی نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کہ جب تو نے کنکریاں پھینکیں تو تیرے ساتھ جو نفسانی خواہشات تھیں کیا تو نے ان تمام کو پھینک دیا۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو نے ابھی تک کنکریاں نہیں پھینکیں تو تو نے حج ہی نہیں کیا واپس جا اور اس طریقے پر حج کر (جو میں نے بتایا ہے) تاکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام دل تک پہنچ سکے (حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے دیکھا کہ ایک شخص کعبہ معظمہ کے سامنے بیٹھا ہوا رو رہا تھا اور یہ (عربی) شعر پڑھ رہا تھا۔

اَصْبَحْتُ یَوْمَ النَّفْرِ وَالْعِیْسُ تَرْحَلُ
وَکَانَ حُدَی الْحَادِیْ بِنَا وَھُوَ مُعْجِلُ
اُسَائِلُ عَنْ سَلْمٰی فَھَلْ مِنْ مُخَبِّرٍ
بِاَنَّ لَہٗ عِلْمًا بِھَا اَیْنَ تَنْزِلُ
لَقَدْ اَفْسَدَتْ حَجِّیْ وَنُسْکِیْ وَعُمْرَتِیْ
وَفِی السِّرِّ لِیْ شُغْلٌ عَنِ الْحَجِّ مُشْغِلُ
سَاَرْجِعُ مِنْ عَامِ الْحَجَّۃِ قَابِلٍ
فَاِنَّ الَّذِیْ قَدْ کَانَ لَا یُتَقَبَّلُ

میں نے کوچ کے دن صبح اس حال میں کہ قافلہ
روانہ ہو رہا تھا۔ اونٹوں کو آواز دینے والا
جلدی جلدی آواز دے رہا تھا۔ میں لوگوں
سے پوچھتا ہوں کہ سلمیٰ کی کوئی خبر دینے
والا ہے۔ کہ اس کو علم ہے کہ میری محبوبہ
کہاں ہے۔ یقیناً میرا حج عمرہ اور قربانی
خراب ہو گئی ہے۔ میرے باطن میں
ایک بھید ہے جو مجھے حج سے دور رکھتا
ہے عنقریب میں اس سال آنے والے
حج کے لیے جاؤں گا۔ بے شک میرا
وہ حج قبولیت کی حد تک نہیں پہنچا۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ عرفات میں سر نیچے کئے ہوئے کھڑا ہے۔ تمام مخلوق دعا میں مصروف ہے۔ اور وہ بدستور

خاموش ہے۔ میں نے کہا اے جوان تو دعا اور خوشی کو ظاہر کیوں نہیں کرتا۔ اس نے کہا ڈر اور خوف باری تعالیٰ لاحق ہے اس لیے کہ مجھ سے ایک عمدہ ترین وقت فوت ہو گیا جس کی وجہ سے مجھ میں اب دعا کرنے کی ہمت و قدرت نہیں۔ میں نے کہا (اے جوان) دعا کرتا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان جمع شدہ لوگوں کی دعا کی برکت سے تیرے مقصود تک پہنچائے۔ اس نے چاہا کہ ہاتھ بلند کر کے دعا کرے (اچانک اس نے ایک زور دار آواز بلند کی اور اسی آواز کے ساتھ اس کی روح بھی پرواز کر گئی۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ منیٰ میں سکون کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے اور تمام لوگ قربانی کرنے میں مصروف ہیں۔ میں نے اس کے باطن میں توجہ سے دیکھا یہ بندہ کیا کرتا ہے اور کون ہے (میں نے دیکھا) کہ وہ جوان اللہ تعالیٰ سے کہہ رہا ہے اے اللہ ساری دنیا قربانی کرنے میں مشغول ہے میں بھی چاہتا ہوں کہ تیری بارگاہ میں اپنی

جان کی قربانی پیش کر دں اور تو میری طرف سے اس قربانی کو قبول فرما۔ یہ بات کہہ کر اس نے شہادت کی انگلی کو اپنے گلے پر رکھا اور اس سے ذبح کا اشارہ کیا اور گر گیا حضرت ذوالنون فرماتے ہیں جب میں نے اسے دیکھا تو اس کی روح اس سے جدا ہو چکی تھی۔ (حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) کہ حج کی دو قسمیں ہیں (۱) ایک غائب ہونے کی حالت میں دوسرا حاضر ہونے کی حالت میں غائب ہونے کی حالت میں یہ ہے کہ بندہ جس طرح اپنے گھر میں اللہ تعالیٰ سے دور اور حجاب میں ہے اسی طرح وہ بندہ مکہ مکرمہ میں رہ کر بھی اللہ تعالیٰ سے دور حجاب میں ہے۔ اس لیے اس کا مکہ میں رہنا یا گھر میں رہنا دونوں حالتیں برابر ہیں۔ دوسرا حاضر ہونے کی حالت یہ ہے کہ وہ بندہ جس طرح اپنے گھر میں رہ کر اللہ تعالیٰ سے حجاب اور دوری میں نہیں اسی طرح وہ بندہ مکہ مکرمہ میں بھی رہ کر اللہ تعالیٰ سے دوری اور حجاب میں نہیں۔ اس کے لیے مکہ مکرمہ میں رہنا یا اپنے گھر میں رہنا دونوں حالتیں برابر ہیں

پس معلوم ہوا کہ حج اللہ تعالیٰ کے مشاہدہ کے کشف کے لیے مجاہدہ اور سبب ہے اور سبب کے ساتھ حقیقت کا ملنا حاصل ہونا ضروری نہیں اور مجاہدہ مشاہدہ کے لیے علت نہیں ہے یعنی یہ ضروری نہیں کہ مجاہدہ کے ساتھ مشاہدہ باری تعالیٰ بھی حاصل ہو۔ ممکن ہے کہ مجاہدہ کے ساتھ مشاہدہ حاصل ہو جائے مشاہدہ حاصل ہونے کی اصل علت اس کی مہربانی ہی ہے (جسے پیا چاہے وہی سہاگن ہو) پس حج سے مقصودِ خانہ کعبہ کی اس عمارت کو دیکھنا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات و تجلیات کے مشاہدہ کا کشف مقصود ہے۔

اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

مدینہ عالیہ کی حاضری

فریضہ حج سے فارغ ہونے کے بعد اپنے گناہوں کی سیاہی کو مٹانے کے بعد اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہم کی یادیں عملاً دہراتے ہوئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد و حکم کی پیروی کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں حاضری کے لیے بصد عجز و نیاز چلنے کی تیاری کرتے ہیں اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ

جس شخص نے بیت اللہ شریف کا حج کیا اور میری زیارت کے لیے نہیں آیا۔ پس اس نے میرے ساتھ ظلم کیا۔

ایک دوسری حدیث میں فرمایا۔

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو گئی

ایک دوسری حدیث میں فرمایا

مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ

جس شخص نے میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد میری زیارت کی وہ اس طرح ہے کہ گویا اس نے حیاتی وزندگی ہی میں دیکھا ہے

ان احادیث سے واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زندہ

ہیں بلکہ حضرت علامہ ابوالاخلاص حسن بن عمار بن یوسف الوفائی الشرنبلالی نے اپنی کتاب نورالایضاح میں لکھا ہے

اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ یُرْزَقُ مُمَتَّعٌ بِجَمِیْعِ الْمَلَذِّ وَالْعِبَادَاتِ

بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں آپکو رزق دیا جاتا ہے اور تمام عبادتوں اور اشیا کی لذتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں

پس میں اس نتیجے تک پہنچا ہوں کہ وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شفاعت اور حیاتی کے منکر ہیں. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی کرتوتوں کی وجہ سے ان پر ناراض ہیں۔

یا اللہ ہم سب کو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بے ادبوں سے دور رکھ اور ہمارے سینوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور محبت کا گہرا سمندر بنا دے آمین یارب العلمین۔

اللہ تبارک و تعالی نے بھی قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں آپکے پاس یا رسول اللہ حاضر ہوں اور اللہ سے اپنی بخشش چاہیں آپ بھی

الرَّسُوْلُ لَوَجَدُ وا اللهَ — ان کی بخشش فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت
تَوَّابًا رَّحِيْمًا - — زیادہ توبہ قبول کرنیوالا پائیں گے

اب ہم مکہ مکرمہ سے مدینہ عالیہ کی طرف چلتے ہیں۔ بندہ جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف چلے راستے میں خوب دل لگا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درود پاک سنتے ہیں۔ اور فرشتے بھی اہتماماً آپ کو امت کا درود پہنچاتے ہیں اور بندے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انوار و برکات اترنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ جب مدینہ عالیہ نظر آئے تو اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف کے اور زیادہ موتی نچھاور کرے اور دعا کرے ساتھ ہی عربی کی یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ — اے اللہ یہ تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نَبِيِّكَ وَمَهْبَطُ وَحْيِكَ — کا حرم مبارک ہے اور تیری وحی کے اترنے
فَامْنُنْ عَلَيَّ بِالدُّخُوْلِ — کی جگہ ہے اس مبارک حرم میں میرا داخل
فِيْهِ وَاجْعَلْهُ وِقَايَةً — ہونا میرے لیے امن و سلامتی والا کر دے اور
لِيْ مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا — دوزخ کی آگ سے بچنے کا ذریعہ بنا دے

مِنَ الْعَذَابِ وَاجْعَلْنِیْ	اور عذاب سے امان دے دے اس حرم میں
مِنَ الْفَائِزِیْنَ بِشَفَاعَةِ	داخل ہونا میرے لیے قیامت کے دن حضور علیہ
الْمُصْطَفٰی یَوْمَ الْمَاٰبِ ۔	الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کا جاری
	ہونے کا سبب بنا دے

اگر ممکن ہو سکے تو مدینہ شریف میں داخل ہونے کے لیے غسل کرلے
جب مدینہ عالیہ میں داخل ہو تو دعا کرے اور ساتھ ہی عربی کی یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ	اے اللہ تعالیٰ تو سلامتی والا ہے اور تیری
مِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ	طرف سے سلامتی ہے اور تیری طرف
یَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا	سلامتی رجوع کرے گی پس اے ہمارے
رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا	رب ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ
دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ	اور سلامتی والے گھر میں ہمیں داخل کر
رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا	برکتوں والا ہے تو اے ہمارے
ذَوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط	رب اور تو بلند ہے اے جلال و بزرگی والے
رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ	اے رب مجھے سچائی سے داخل کرنا
صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ	اور مجھے سچائی سے نکالنا (تاکہ میں

مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ
لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ
سُلْطَانًا نَّصِيْرًا ط وَقُلْ
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ط
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ
مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ
الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ط

اپنے اندر کوئی خرابی نہ دیکھوں مجھے
اپنے پاس سے غلبے والی فتح ونصرت
عطا فرمانا . اور یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم آپ فرما دیں کہ حق آیا اور
باطل مٹ گیا . بے شک باطل مٹنے والا
ہے اور ہم قرآن پاک میں نازل کرتے
ہیں وہ جو مومنین کے لیے شفا اور
رحمت ہے اور ظالموں کے لیے
خسارے کی زیادتی ہی زیادتی ہے .

اگر داخلے کے وقت غسل نہ ہو سکا ہو تو شہر میں داخل ہونے کے
بعد اپنے سازوسامان رہائش وغیرہ کا بندوبست کر کے اطمینان
اور سکون کے ساتھ غسل کر کے اچھے کپڑے پہنے خوشبو وغیرہ لگائے
پھر عاجزی اور انکساری اور پر وقار طریقے سے مسجد نبوی کی طرف آئے
اور بہتر یہ ہے کہ اعلیٰ قسم کے ادب واحترام کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے مقام ومرتبہ کے سامنے اپنی ذات کو حقیر ترین ذرہ جان کر

باب السلام سے یہ دعا

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ	اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ رسول
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملت
رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ	پر اے رب مجھے سچائی سے داخل کرنا
صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ	اور سچائی سے نکالنا اور اپنے پاس
مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ	سے غلبے والی مدد کرنا۔ اے اللہ ہمارے
لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا	نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر
نَّصِیْرًا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی	درود پاک نازل کر جسطرح حضرت
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ	ابراہیم اور ان کی آل پہ نازل کیا ہے
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی	بیشک تو تعریفوں والا و بزرگی والا ہے
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ	اے اللہ تعالےٰ میرے گناہوں کو
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ	معاف کر دے اپنی رحمت اور فضل و
اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ	کرم کے دروازے میرے لیے کھول
اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَفَضْلِکَ ۔	دے ۔ آمین یارب العٰلمین ۔

پڑھتا ہوا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو جائے اور منبر کے

قریب اس طرح کھڑا ہو کہ منبر شریف اس کے دائیں کندھے کی طرف ہو اور دو رکعت نفل تحیۃ المسجد پڑھے۔ اور اللہ تعالیٰ جو اس کو وہاں تک لے گیا اس کے احسان کے پیش نظر دو رکعت نفل شکرانہ کے طور پر پڑھے اور اپنے لیے والدین، خویش و اقارب اور دوستوں کے لیے خوب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت میں ڈوب کر دعا کرے۔ دعا سے فارغ ہو کر عاجزی و انکساری انتہائی ادب و احترام کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرۂ پُر نور کے سامنے قبر مبارک سے تقریباً چھ فٹ دور کھڑا ہو اور پشت کو کعبہ معظمہ کی طرف کرے۔ اور دل میں یہ تصور پختہ اور ٹھوس طریقے سے قائم کر لے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی نظر رحمت کے ساتھ مجھ سیاہ کار کی طرف خصوصی توجہ کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ اور میرے سلام کا جواب دے رہے ہیں اور میرے کلام کو سن رہے ہیں اور میری دعا پر آمین کہہ رہے ہیں۔ اور یہ درود پڑھے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ	اے میرے سردار اے اللہ کے
یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ	رسول اے اللہ تعالیٰ کے نبی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
سَیِّدِیْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَۃِ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّۃِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
رَاحَۃَ الْعَاشِقِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ قُلُوْبِ
الْمُؤْمِنِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا نَاظِرَ اَعْمَالِنَا

اے اللہ تعالیٰ کے حبیب
اے رحمت والے نبی اے
امت کی شفاعت کرنے
والے اے رسولوں کے سردار
اے نبیوں میں سے سب سے
آخر آنے والے اے مومنوں کے
دلوں کے نور اے ہمارے
اعمال کو دیکھنے والے اے
ہمارے دلوں کی شفاء اے
ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اے
ہمارے دلوں کو دیکھنے والے
اولین و آخرین کے امام اے
متقین کے امام اے
مجاہدین کے امام آپ
پر درود و سلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شِفَاءَ صُدُوْرِنَا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قُرَّۃَ اَعْیُنِنَا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاظِرَ قُلُوْبِنَا اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُجَاهِدِیْنَ

بارشیں رحمتیں برکتیں نازل ہوتی رہیں۔ اور آپ کے طفیل ہم مسلمانوں پر بھی اللہ تعالےٰ کی مہربانیاں ہو جائیں

اس درود و سلام کے بعد اپنے آپ کو خوب حقیر ترین ثابت کرے اور حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے صفاتِ کمال کا خوب جاندار طریقہ سے اظہار کرے اور دنیا سے بے خبر ہو کر خوب پیار و محبت سے دعا کرے کہ یہ عین قبولیت کا وقت ہے دعا سے پہلے یا بعد جن کا سلام پہنچانا ہے پہنچاوے۔ اور جو بھی حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں عرض گذارنی ہے گذارے اور تمام مسلمانوں، اپنے ملک اور خویش و اقارب کے لیے دل کھول کر دعا کرے اور عربی کے یہ شعر بھی پڑھے۔

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ

اے سب سے بہتر و افضل ہستی پاک جس کا جسد مبارک مٹی میں مدفون ہے

فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاُكُمُ

تو اس جسد اطہر کی وجہ سے سرزمین مدینہ کے میدان و ٹیلے مہک رہے ہیں

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ

میرا وجود اس قبر انور پر فدا جس میں آپ سکونت پذیر ہیں

فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

اس قبر اطہر میں پاک دامنی اور جود و کرم ہے۔

دعا کے بعد تقریباً ½ ا فٹ چہرہ مبارک کی طرف سے قدموں کی طرف جائے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ مبارک کے سامنے کھڑا ہو جائے تو کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ

اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھی اے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نائب اے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غار کے ساتھی اور

عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْغَارِ وَرَفِيْقَهٗ فِي الْاَسْفَارِ وَ
اَمِيْنَهٗ عَلَى الْاَسْرَارِ جَزَاكَ اللّٰهُ
عَنَّا اَحْسَنَ الْجَزَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا سَيِّدَنَا اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَنْفَقَ
مَالَهٗ كُلَّهٗ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ وَحُبِّ
رَسُوْلِهٖ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَارَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ
اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ
مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ
وَمَاْوَاكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ

کے رفیق اور اسرار کے
محافظ اللہ تعالیٰ آپ کو
ہماری طرف سے اچھی سے
اچھی جزاء عطا کرے۔
سلام ہو آپ پر۔ اے
ہمارے سردار ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ۔ سلام
آپ پر اے وہ شخصیت
جس نے اللہ تعالیٰ اور
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی محبت میں اپنا سارا مال
خرچ کر دیا حتیٰ کہ غریبی کے لباس
سے بھی فارغ ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ
آپ کو راضی کرے اعلیٰ و
ارفع قسم کا راضی کرنا۔

الْخُلَفَاءِ وَتَاجُ الْعُلَمَاءِ وَ مِهرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

اور اللہ تعالیٰ نے جنت کو آپ کی منزل آپکی جگہ آپکا ٹھکانا بنایا سلام ہو آپ پر پہلے خلیفہ اور علماء کے تاج اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سسر اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو

پھر تقریباً ۱½ افٹ قدموں کی جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چہرہ مقدس کے سامنے کھڑا ہو کر کہے ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ الْاِسْلَامِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ فِیْ

اے مومنین کے امیر اے دوست اور انصاف کے ساتھ بات کرنے والے اے اسلام کو ظاہر کرنیوالے اے بتوں کو توڑنے والے اے فقیروں ضعیفوں، بیواؤں، یتیموں کے باپ آپ پر سلام ہو اے حضرت عمر فاروق اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوا ۔ اے وہ ہستی جس کے بارے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر میرے بعد نبی ہوتا

حَقَّكَ سَيِّدُ الْبَشَرِ لَوْكَانَ نَبِيٌّ مِنْ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ لَقَدْ نَصَرْتَ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَقَوِيَ بِكَ الْاِسْلَامُ جَزَاكَ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاؤُكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ۔

توعمر بن خطاب ہوتا۔ بیشک آپ نے اسلام اور مسلمانوں کی امداد فرمائی اور آپ کے ساتھ اسلام نے تقویت حاصل کی اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ ترین عمدہ و نفیس جزاء عطا کرے اور اللہ تعالیٰ نے جنت کو آپ کا ٹھکانا آپ کی منزل آپ کی جگہ آپ کا محل بنایا۔ اے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے خلیفہ اور اے علماء کے تاج آپ پر سلام ہی سلام ہو۔

پھر تقریباً ۱/۲ فٹ سرہانے کی طرف آئے یعنی حضرت عمر اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کھڑا ہو اور یہ کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ وَرَفِيْقَيْ وَمُشِيْرَيْ وَوَزِيْرَيْ وَالْمُعَاوِنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آرام فرمانے والو اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا اور

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جزاکما	آخرت کے ساتھیو۔ اے حضور علیہ
اللہ احسن الجزاء جئنا کما	الصلوٰۃ والسلام کے وزیرو اور ان کے
نتوسل بکما الی رسول اللہ	ساتھ تعاون کرنے والو۔ اللہ تعالیٰ آپکو
صلی اللہ علیہ وسلم لیشفع	احسن ترین جزا عطا کرے ہم سیاہ کار
لنا ویسأل اللہ ربنا ان	آپکو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف وسیلہ پکڑتے
یتقبل سعینا ویحیینا علی	ہیں تاکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری شفاعت
ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ	کریں اور اللہ تعالیٰ سے سوال کریں کہ اللہ ہماری
وسلم۔ ویمیتنا علیھا و	محنت وکوشش کو قبول کرے اور آپکی ملت پر زندہ
یحشرنا فی زمرتہ۔	رکھے اور اسی پر خاتمہ کرے اور آپکی جماعت میں اٹھائے۔

عربی دعا پڑھنے کے بعد اپنے لیے خویش واقارب ماں باپ بہن بھائی دوست احباب سب کے لیے دعا مانگے یہاں پر دعا کرنے کے بعد پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرہ مبارک کے سامنے کھڑا ہوکر یہ پڑھے۔

	اے اللہ بیشک تیرا وہ ارشاد جس کا
اللھم ان قولک الحق ولو	مقصد ومفہوم یہ ہے کہ اگر جب
انھم اذ ظلموا انفسھم	مسلمان اپنی جانوں پر ظلم کرلیں۔ اے

جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ	نبی آپکے پاس آئیں اللہ تعالیٰ سے معافی
لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ	طلب کریں اور رسول اللہ بھی انکے لیے
تَوَّابًا رَّحِيْمًا. وَقَدْ جِئْنَاكَ	معافی چاہیں تو وہ لوگ اللہ کو زیادہ توبہ قبول
سَامِعِيْنَ قَوْلَكَ طَائِعِيْنَ	کرنیوالا رحم کرنیوالا پائیں گے۔ اے اللہ ہم
اَمْرَكَ مُسْتَشْفِعِيْنَ بِنَبِيِّكَ	تیرے ارشاد کو سنتے ہوئے تیرے حکم کی اطاعت
اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا	کرتے ہوئے اور تیرے نبی کو تیرے سامنے اپنا
وَلِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا	سفارشی بنائے ہوئے آئے ہیں اے اللہ ہمارے
الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ	رب ہمارے باپوں ہماری ماؤں ہمارے
وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا	بھائیوں کو جو ایمان کے ساتھ ہم سے
غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا	گزر چکے ہیں، جو ایمان لائے ہیں انکے بارے
اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ، رَبَّنَا	ہیں ہمارے دلوں میں کھوٹ پیدا نہ کر اے
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ	رب بلاشبہ تو معاف کرنیوالا رحیم ہے۔ اے
فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ	ہمارے رب دنیا و آخرت بہتری و اچھائی
النَّارِ. سُبْحَانَ رَبِّكَ	عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ کر
رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ	آپ کا رب عزت والا ہے جو صفتیں کفار

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ	بیان کرتے ہیں آپ وہ پاک ہے اور سلام ہو
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ	رسولوں پر تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے
الْعٰلَمِيْنَ ۔	ہیں جو دونوں جہانوں کا رب ہے۔

اور ان عربی دعاؤں کے بعد اپنی زبان میں جو چاہے دعا کرے جتنی بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تعریف اور صفات بیان کر سکتا ہو بیان کرے. یہاں سے فارغ ہو کر ستونِ ابی لبابہ کے پاس جائے یہ ستون منبر اور روضۂ انور کے درمیان ہے اس ستون کے ساتھ حضرت لبابہ نے کسی غلطی کی بنا پر اپنے جسم کو باندھا تھا اور پندرہ دنوں کے بعد آپ کی توبہ قبول ہو گئی تھی۔ اس کے پاس بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر خوب عجز و انکساری کے ساتھ توبہ کرے اور جو بھی چاہے دعا کرے پھر ریاض الجنۃ میں نفل پڑھے دعا کرے پھر منبر شریف کی طرف آئے۔ اس کے قریب کھڑا ہو کر رُمّانہ کے اوپر برکت حاصل کرنے کے لیے ہاتھ رکھے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر ہاتھ رکھتے تھے. منبر کے پہلو کے اوپر ایک ستون نما چھوٹا سا پایہ تھا جس کے اوپر کا حصہ انار کی طرح گول ہوتا تھا اسے عربی میں رُمّانہ کہتے ہیں

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب منبر پر تشریف فرما ہوتے تو اس پر اپنا دستِ مبارک، مقدس رکھتے تھے رُمّانہ کے اوپر سے ہاتھ اٹھانے کے بعد خوب عشق و محبت وانکساری سے دعا کرے پھر ستون حنانہ کے پاس آئے یہ وہ ستون ہے جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب صحابہ سے خطاب فرماتے تو اس ستون کا تکیہ بناتے تھے۔ اس کا تبرک حاصل کریں۔ مختصر یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں جو مسجد نبوی تھی اس کے آٹھ ستون ہیں ان سب سے برکت حاصل کریں کیونکہ یہ سارے ستون جنت میں قائم و دائم ہیں سب ستونوں کے نام یہ ہیں۔ (۱) ستونِ حنانہ (۲) ستون عائشہ (۳) ستون توبہ (۴) ستون سریر (۵) ستون محرس (۶) ستونِ وفود (۷) ستون جبرائیل (۸) ستون تہجد کہ اس کے پاس اکثر آپ نمازِ تہجد پڑھا کرتے تھے۔ ستون جبرائیل یہاں اکثر حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام وحی لے کر نازل ہوتے تھے۔ ستون وفود دائیں یا بائیں سے آنے والے وفدوں سے اس جگہ آپ ملاقات کرتے تھے۔ ستونِ محرس یہاں پر حضرت علی رضؓ بکثرت نوافل پڑھتے تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہریداری

کی خدمات انجام دیتے تھے اسی لیے اسے ستونِ علیؓ بھی کہتے ہیں۔
ستون سریر یہاں پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اعتکاف کے لیے
مسجد میں قیام کرتے تھے تو آرام کے لیے چار پائی بچھاتے تھے۔ ستون
توبہ یہاں پر ایک صحابیؓ کی توبہ قبول ہوئی۔ ستونِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ
یہاں پر اکثر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھتے تھے اور نمازیں بھی
ادا کرتے تھے۔ ستون حنانہ یہ وہ ستون کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
منبر بننے سے پہلے اسے تکیہ بنا کے خطبہ ارشاد فرماتے تھے اس وقت
یہ لکڑی کا ستون تھا۔ منبر بننے کے بعد آپ نے اسے تکیہ بنانا چھوڑ
دیا تو یہ ستون انسانوں کی طرح رویا تھا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فارغ ہو کر جنت البقیع میں جائے اور مزارات کی زیارت کر کے دعا
کرے پھر احد پہاڑ کے دامن میں شہدائے کے سردار حضرت حمزہ رضی اللہ
تعالےٰ عنہ اور دیگر شہداء کی زیارت اور ایصالِ ثواب کرے۔ واپس
پھر جنت البقیع میں آئے اور حضرت عباسؓ حضرت امام حسن اور دیگر
آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے حضرت ابراہیم اور آپؐ کی

ازواج مطہرات صحابہ کرام تابعین اور دیگر اولیاء اللہ کے لیے ایصال ثواب کرے اور برکت حاصل کرے اور ان حضرات کے وسیلہ مبارک سے خوب دعا کریں یہ سب قبولیت کے مقامات ہیں اور ان سب حضرات سے دنیا و آخرت میں امداد کرنے کے لیے بھی درخواست کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سب مقبول بندوں کو اختیارات دیے ہوئے ہیں جو چاہیں کر سکتے ہیں اور جب جنت البقیع میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْبَقِیْعِ	اے جنت البقیع کے رہنے والو
یَا اَھْلَ الْجَنَابِ الرَّفِیْعِ اَنْتُمُ	اے بلند و ارفع و اعلیٰ مقام و عزت
السَّابِقُوْنَ وَنَحْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ	والو آپ پر سلام ہو آپ ہم سے
بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ط اَبْشِرُوْا	پہلے جانے والے ہیں اور ہم بھی آپ
بِاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ	کے ساتھ ملنے والے ہیں آپ کو بشارت
فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ	ہو کہ قیامت قائم ہونیوالی ہے جسمیں کوئی
فِی الْقُبُوْرِ ط اٰنَسَکُمُ اللّٰہُ	شک و شبہ نہیں اور اللہ تعالیٰ سب قبروں
تَعَالٰی وَشَرَّفَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی	والوں کو اٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو

بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ	(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ
لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ	کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ	اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا و
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ	آخرت میں اس کے بندے اور رسول
وَرَسُوْلُهٗ فِى	ہیں) اس قول کے ساتھ مانوس کرے
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	اور اعلیٰ اور ارفع مقام کی بلندیوں کے
	شرف سے نوازے ۔

جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کرے تو یہ دعا پڑھے ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا	اے ہماری سردار حضرت فاطمۃ الزہرا
فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ يَا بِنْتَ	اے اللہ تعالیٰ کے رسول کی بیٹی اے
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	اللہ تعالیٰ کے حبیب کی بیٹی اے
وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی اے
يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ	ان میں سے پانچویں جن پر حضور علیہ
عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ	الصلوٰۃ والسلام نے اپنی چادر مبارک

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْمُصْطَفٰى
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا خَامِسَةَ اَهْلِ الْكِسَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا
عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَجْهَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا
اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّيِّدَيْنِ
الشَّهِيْدَيْنِ الْكَوْكَبَيْنِ الْقَمَرَيْنِ
النَّيِّرَيْنِ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ
الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ اَبِيْ
مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ
عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَنْكِ
وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضَا

کے نیچے چھپایا اے حضرت علی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ مطہرہ اے
دو سرداروں دو شہیدوں دو ستاروں
دو چمکتے چاندوں جنت میں اہل جنت
کے جوانوں کے سرداروں حضرت امام
حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کی والدہ محترمہ مکرمہ معظمہ آپ
پر سلام کے بعد سلام نازل ہو۔ اللہ تعالیٰ
آپ کو راضی کرے عمدہ و اعلیٰ قسم
کا راضی کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جنت
کو آپ کے لیے آپ کی جگہ آپ کی منزل
آپ کا ٹھکانا اور آپ کا گھر بنایا ہے۔
سلام ہو آپ پر اور آپکے والد جناب
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپ کے خاوند حضرت

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَ مُحَلَّكَ وَمَأْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ الْمُصْطَفٰى وَبَعْلِكَ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى وَابْنَيْكِ الْحَسَنَيْنِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے دونوں بیٹوں پر اور اللہ تعالےٰ کی رحمت و برکت سب پر نازل ہو۔

بہتر یہ ہے بروز جمعرات شہداء احد کی زیارت کرے اور ان کے پاس کھڑے ہوکر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ کہے اس کے بعد آیۃ الکرسی سورۃ یٰسین ایک ایک مرتبہ سورۃ الاخلاص گیارہ مرتبہ پڑھ کر شہدا احد کو ایصال ثواب کرے۔

مسجد قبا

یہ وہ مسجد ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے مل کر بنائی اور مدینہ عالیہ میں سب سے پہلی مسجد جو بنائی گئی ہے وہ یہی مسجد قبا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اور مدینہ عالیہ تشریف لائے تو اسی مسجد

قباء کے نزدیک ایک گاؤں تھا جہاں آپؐ نے چند دن قیام کیا اور اسی مسجد قباء کی تعمیر کی اور یہ مسجد مسجدِ حرام، مسجد نبوی، مسجدِ اقصیٰ کے بعد سب سے افضل ہے۔ افضل یہ ہے کہ بروز ہفتہ مسجدِ قبا شریف میں جائے اور نوافل پڑھے۔ مسجدِ قبا میں دو نفل پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔ اگر ممکن ہو تو فرضی نمازیں بھی پڑھے۔ نماز پڑھنے کے بعد جو چاہے جائز دعائیں کرے اور ساتھ عربی کی یہ دعا بھی پڑھے۔

يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَا غِيَاثَ	اے فریاد کرنے والے کی فریاد کو
الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَا مُفَرِّجَ كَرْبِ	پہنچنے والے اے مدد طلب کرنے
الْمَكْرُوْبِيْنَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ	والے کی مدد کو پہنچنے والے اے
الْمُضْطَرِّيْنَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا	رنج والوں کے رنج کو دور کرنیوالے
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاكْشِفْ كَرْبِىْ	اے پریشان حال کی دعا کو قبول کرنے
وَحُزْنِىْ كَمَا كَشَفْتَ عَنْ	والے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور
رَسُوْلِكَ حُزْنَهٗ وَكَرْبَهٗ	ان کی آل پر درود شریف بھیج اور میرے
فِىْ هٰذَا الْمَقَامِ يَا حَنَّانُ	رنج اور غم کو دور فرما جس طرح کہ اس
يَا مَنَّانُ يَا كَثِيْرَ الْمَعْرُوْفِ	مقام پر تو نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ

وَالْاِحْسَانِ یَا دَائِمَ النِّعَمِ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا دَائِمًا اَبَدًا یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اٰمِیْن

وسلم سے رنج اور غم کو دور کیا۔ اے مہربانی کرنیوالے اے احسان کرنیوالے بہت پہچانے ہوئے اور احسان وا۔ اے دائمی نعمتوں کے مالک اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور درود بھیجے اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوۃ والسلام اور انکی آل اور اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ درود

اس مسجد کے علاوہ اور بہت سی مسجدیں اور زیارت کرنے کے مقامات جن کے بارے میں بزرگوں نے تفصیلاً بہت کچھ لکھا ہے۔ ان مقامات ومساجد کی بھی زیارت کرنی چاہیئے میں نے اختصار کے پیش نظر برکت حاصل کرنے کے لیے صرف ایک مسجد کا ذکر کیا ہے۔ مختصر یہ کہ مدینہ عالیہ کی ہر جگہ ہر مقام ہر چیز عزت واحترام کرنے کے ہی لائق ہے کیونکہ اسی پاک طیب وطاہر زمین کے ٹکڑے کی وجہ سے دنیائے عالم کی بہار ہے اور دنیا اور آخرت میں ہماری نجات اسی ٹکڑۂ مقدسہ کے ساتھ وابستہ ہے اس لیے کہ سارے جہانوں کو اللہ تعالیٰ نے جب

ہستی کے لیے پیدا کیا ہے وہ ہستی اسی زمین کے حصہ میں جلوہ افروز تاباں اور درخشندہ ہے مسجد قبا کے علاوہ اور بھی کئی مساجد کی زیارت بھی کرنی چاہیئے اور ان میں نوافل بھی پڑھنے چاہیئں۔ جیسا کہ مسجد قبلتین اور مسجد اجابہ، مسجد غمامہ، مسجد جمعہ، مسجد ابوبکر صدیق۔ مسجد عمر فاروق، مسجد علی، مسجد فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم،

یارسول اللہ یارسول اللہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب کو حضرت داتا گنج بخش اور حضرت خواجہ غلام محی الدین نیروی رحمۃ اللہ علیہما کے طفیل عشق و محبت کے ساتھ حرمین کی سعادتیں اور برکتیں عطا کرنے کے لیے اپنے پاس بلالیں آمین۔

مدینہ عالیہ سے رخصت کی دعا

اَلْوَدَاعُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْفِرَاقُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلْاَمَانُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ لَا جَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰخِرَ الْعَھْدِ لَا مِنْکَ وَلَا مِنْ زِیَارَتِکَ وَلَا مِنَ الْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْکَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ وَّعَافِیَۃٍ وَّصِحَّۃٍ وَّسَلَامَۃٍ اِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی جِئْتُکَ

وَاِنْ مِتُّ فَاُوْدِعْتُ عِنْدَكَ شَهَادَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَعَهْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ مِنْ یَوْمِنَا هٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهِیَ شَهَادَةُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْقَانِهِ الْعَظِیْمِ وَبِحُرْمَاتِكَ الْمُحَرَّمِ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَلِجَمِیْعِ اَهْلِ بَیْتِیْ وَاَحِبَّالِیْ وَلِنَاشِرِ هٰذِهِ الْاَدْعِیَةِ وَالْوَالِدَیْهِ وَاَوْلَادِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مَغْفِرَةً لَّاتُغَادِرُ ذَنْبًا وَتُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ جَمِیْعًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ط اَللّٰهُمَّ اَعِذْنَا جَمِیْعًا مِّنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَمِتْنَا مَعَ الْاِیْمَانِ عَلٰی مُحَبَّتِكَ وَمُحَبَّةِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اٰمِیْنْ۔

مسجد نبوی کی تعمیر

مسجد نبوی سب سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بنوائی یعنی مسجد کی تعمیر خود اپنے دست مبارک سے کی۔ اس وقت اس کی لمبائی (۳۵) میٹر اور چوڑائی (۳۰) میٹر تھی۔ پھر غزوہ خیبر کے بعد حضور علیہ السلام نے توسیع کی۔ اور مسجد کی لمبائی اور چوڑائی برابر ہوگئی۔ یعنی مسجد کی ہر دیوار پچاس میٹر لمبی ہوگئی۔ پھر (۱۷) ھ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توسیع کی تو مسجد کی لمبائی ستر اور چوڑائی ساٹھ میٹر ہوگئی پھر (۲۹) ھ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توسیع کی پھر (۸۸) ھ میں ولید بن عبدالملک کے حکم سے عمر بن عبدالعزیز نے توسیع کی اور ازواجِ مطہرات کے کمروں کو مسجد میں شامل کر دیا۔

پھر ۱۶۱ھ میں مہدی عباسی نے توسیع کی پھر ۸۷۹ھ میں قایتبای نے توسیع کی پھر ۸۸۶ھ میں آسمانی بجلی گرنے سے مسجد کی چھت اور دیوارں کا بہت نقصان ہوا قایتبای نے سفر الجمالی کو مسجد کی تعمیر کے لیے روانہ کیا اور اس نے اس کے ساتھ مزید توسیع کر دی پھر ۹۸۰ھ سلطان

عبدالمجید عثمانی نے توسیع کی جس کا کام بارہ سال ہوتا رہا۔ پھر ۱۳۷۰ھ میں الملک عبدالعزیز نے توسیع کا حکم دیا اب مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس دروازوں پر مشتمل ہے۔

(۱) باب السلام (۲) باب الصدیق (۳) باب الرحمۃ (۴) باب سعود (۵) باب عمر بن خطاب (۶) باب عبدالمجید (۷) باب عثمان بن عفان (۸) باب عبدالعزیز (۹) باب النساء (۱۰) باب جبرائیل

يَا سَائِقَ الظُّعْنِ تِلْقَاءَ الْمَدِيْنَةِ قِفْ

لے جانب مدینہ اپنی سواری چلانے والے لے اللہ کیلئے ذرا ٹھہر

لِوَجْهِ رَبِّكَ وَاذْهَبْ بِيْ مَعَ الظُّعُنِ

اور اپنی سواری کے ساتھ مجھے بھی لے چل

يَا لَيْتَ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَبْصُرُهُ

کاش ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور دیکھ لیتا

كَمَا سَمِعْتُ حَدِيْثَ الْحُسْنِ بِالْاُذُنِ

جیسا کہ حسن کی حدیث سے آپ کے چہرہ انور کا حال اپنے کان سے سنا

لَا تَذْكُرُوْا سَكَنًا تَسْتَانِسُوْنَ بِهٖ

تم ان قیام گاہوں کا ذکر نہ کرو جہاں تم رہتے ہو اور جن سے تمہیں پیار ہے

فَحَسْبِيَ الْقُبَّةُ الْخَضْرَاءُ مِنْ سَكَنِ

کہ میرے لیے تو ہر جائے سکونت سے بہتر و اعلیٰ سبز گنبد ہی ہے

اِنْ غَابَتِ الْقُبَّةُ الْخَضْرَاءُ عَنْ بَصَرِيْ

آپ کا سبز گنبد اگر میری آنکھوں سے اوجھل ہے تو قید خانے میں

يُسَلِّيْ تَصَوُّرُهَا قَلْبِيْ عَنِ السِّجْنِ

اس کا تصور میرے دل کے لیے تسلی کا سامان بن جاتا ہے۔

هٰذِیْ یَدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ خُذْ بِیَدِیْ

یہ ہے میرا ہاتھ یارسول اللہ اسے پکڑیئے (دستگیری فرمایئے)

اِنِّیْ وَقَعْتُ بِکَیْدِ النَّفْسِ فِی الدِّمَنِ

کہ بلاشبہ میں اپنے وقت ایک ناکارہ نفس انسان واقع ہوا ہوں

بِضَاعَتِیْ اَمَلِیْ فِیْ یَدِیْ ثَمَنُ

میرا سرمایہ صرف میری امید ہے۔ میرے ہاتھ میں کچھ نہیں۔

اَبْغِیْ التِّجَارَۃَ مَجَّانًا بِلَا ثَمَنِ

میں بلاقیمت مفت تجارت چاہتا ہوں۔

هَلْ مِنْ سَبِیْلٍ اِلَی التَّسْلِیْمِ مِنْ قِبَلِیْ

کوئی ایسی صورت ہوسکتی ہے کہ میری طرف سے نبی کریم علیہ السلام

عَلَی النَّبِیِّ اِذَا اُدْرِجْتُ فِی الْکَفَنِ

پر سلام پیش کیا جائے جب کہ مجھے کفن کے اندر رکھا جائیگا

اِنْ شَاءَ رَبِّیْ فَرُوْحِیْ بَعْدَ مَا نَشَطَتْ

اگر میرے رب نے چاہا تو میری روح اس جسد خاکی سے آزاد ہونے کے بعد

تُهْدِی السَّلَامَ وَتَسْتَغْنِیْ عَنْ بَدَنِیْ

سلام کا ہدیہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں بھیجے گی جبکہ وہ بدن سے آزادی حاصل کرچکی ہوگی

یا اللہ جل جلالہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ ایں کتاب را بوسیلہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام در بارگاہ خود مقبول کن

مسائلِ حج و زیارت

صحبت از علم کتابی بہتر است
صحبتِ مردانِ حق آدم گر است

دل ز دیں سرمایۂ ہر قوت است
دیں ہمہ از معجزاتِ صحبت است

مؤلف

ابو الحسنات محمد الطاف نیروی

خادمِ دربار آستانہ عالیہ نقشبندیہ

نیریاں شریف آزاد کشمیر ترارکھل